احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعرات 11 دسمبر 2008ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 11 دسمبر 2008ء 12 ذوالحج 1429 ہجری 11 فتح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 279

حالت سجدہ میں

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ قریش کے سرداروں نے منصوبہ بنا کر ذبح شدہ اونٹ کی اوجھڑی، لید اور خون منگوائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے قریب سجدہ کی حالت میں تھے آپؐ کے اوپر رکھ دیا اور پھر اتنے اونچے قہقہے لگائے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ یہ سب سردار جنگ بدر میں قتل ہوئے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المرءۃ تطرح عن المصلی حدیث نمبر:490)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زبانی تو ایمان کے دعوے کرتے ہیں اور مومن ہونے کی لاف وگزاف مارتے رہتے ہیں لیکن جب معرض امتحان و ابتلا میں آتے ہیں تو ان کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اس فتنہ و ابتلا کے وقت ان کا ایمان اللہ تعالیٰ پر ویسا نہیں رہتا بلکہ شکایت کرنے لگتے ہیں اسے عذابِ الٰہی قرار دیتے ہیں۔ حقیقت میں وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں۔ جن کو صالحین کا مقام حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہی تو وہ مقام ہے جہاں انسان ایمانی مدارج کے ثمرات کو مشاہدہ کرتا ہے اور اپنی ذات پر ان کا اثر پاتا ہے اور نئی زندگی اسے ملتی ہے لیکن یہ زندگی پہلے ایک موت کو چاہتی ہے اور یہ انعام و برکات امتحان و ابتلاء کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے اور ابتلاء مومن کے لئے شرط ہے (۔) یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جاویں گے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہئے اور ابتلاء پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتحیاب اجابت چاہتا ہے۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے اور ان تکالیف سے بچنا چاہے جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ ابتلاء اور امتحان ایمان کی شرط ہے اس کے بغیر ایمان، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلا ملتی ہی نہیں ہے۔ دنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے کہ دنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج و تعب اٹھانے پڑتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے اور پھر بھی وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمت عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں یہ بدوں امتحان کیسے میسر آ سکے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 510)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 12 دسمبر 2008ء سے حسب معمول پاکستانی وقت کے مطابق شام 6:00 بجے نشر ہوگا۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب آف یو کے لیپروسکوپک سرجن اور بڑی آنت کے کینسر کے ماہر مورخہ 15 دسمبر 2008ء سے 2 ہفتوں کے لئے فضل عمر ہسپتال تشریف لا رہے ہیں۔
- مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آف یو۔ ایس۔ اے ارتھوپیڈک سرجن مورخہ 18 دسمبر تا 22 دسمبر 2008ء فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت منداحباب و خواتین ان ڈاکٹرز صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی پرچی بنوالیں۔

مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

طاہر ہومیو پیتھک انسٹیٹیوٹ کھلا رہے گا

- اس سے پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ مورخہ 19 دسمبر تا 3 جنوری 2008ء بند رہے گا۔ اب یہ تعطیل نہ ہوگی اور کلینک ماہ دسمبر میں کھلا رہے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

احباب محتاط رہیں

- مکرم منیر احمد صاحب ولد محمد یعقوب صاحب طاہر پراپرٹی سنٹر رحمت شرقی الف کے متعلق کئی شکایات ہیں۔ احباب لین دین کرتے وقت محتاط رہیں۔''

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تعارف

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا

سفر یورپ 1924ء

ڈائری ازقلم: حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی
ناشر: عبدالمنان کوثر صاحب
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب
ضخامت: 524 صفحات

آج سے 84 سال پہلے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے پہلا تاریخی سفر یورپ فرمایا۔ یہ وہ دور تھا جب ذرائع آمد و رفت اور سائنس و ٹیکنالوجی نے بہت زیادہ ترقی نہیں کی تھی اور بیرون ملک سفر اور وہ بھی یورپ کیلئے نکلنا کوئی آسان کام نہ تھا اور قادیان جیسی دور دراز بستی سے یورپ کیلئے عازم سفر ہونا اپنی ذات میں انتہائی کٹھن لیکن تاریخی کارنامہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ سفر یورپ تاریخ احمدیت میں بہت اہم سنگ میل ثابت ہوا۔

1924ء کے آغاز میں انگلستان کی مشہور عالمی ویمبلے نمائش کے سلسلہ میں سوشلسٹ لیڈر مسٹر ولیم لافٹس ہیئر کی تجویز پر ایک مذاہب کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں شرکت اور دین حق کے متعلق احمدی نقطہ نگاہ پیش کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت حافظ روشن علی صاحب اور دیگر گیارہ احباب کے ساتھ 12 جولائی 1924ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ اسی سفر میں بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ جو بعد میں خلافت احمدیہ کا مرکز بنی۔

اس مبارک سفر کے آغاز سے اختتام سفر تک حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی یومیہ ڈائری کی صورت میں رپورٹ تیار کر کے ساتھ ساتھ قادیان بھجواتے گئے۔ اس ڈائری کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اسے کتابی صورت میں مجلس انصاراللہ پاکستان نے پہلی دفعہ شائع کیا ہے اور حضرت مصلح موعود کے اس سفر کی لمحہ لمحہ روداد احباب کے سامنے پیش کر کے یہ واضح کیا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی کے اس سفر میں کون کون سے واقعات رونما ہوئے، خداتعالیٰ کی تائید کے نشانات کی تفصیلات اور حضور انور کے شب و روز کے معمولات کیا تھے۔

قادیان سے دعاؤں کے ساتھ 12 جولائی کو روانہ ہوئے اور دہلی، بمبئی، مصر، قاہرہ، بیت المقدس دمشق، بیروت، حیفا، اٹلی اور فرانس سے ہوتے ہوئے 20 راگست کو بخیریت لندن رونق افروز ہوئے اور لندن کی سرزمین نے خلیفۃ المسیح کی پہلی مرتبہ قدم بوسی کی اور برکتوں سے مالا مال ہوگئی۔

حضرت مصلح موعود کے اس سفر کی رپورٹ کو حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی نے تفصیل سے رقم کیا ہے اور ایک ایک مرحلے کو جزئیات میں جا کر بیان کرنے سے یوں لگتا ہے کہ قاری اسی ماحول اور واقعہ کا حصہ ہے اس ڈائری سے نمونۃً چند سطور نذر قارئین ہیں۔

حضور کی روانگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت بھائی صاحب لکھتے ہیں ۔ آخر امرتسر کا سٹیشن آ گیا جہاں پلیٹ فارم پر کثرت سے جماعت کے دوست موجود تھے جو لاہور اور امرتسر اور مضافات سے حضور کی تشریف آوری کی خبر سن کر جمع ہوئے تھے۔ ہماری ریزرو گاڑی ٹرین سے کاٹ لی گئی اور ایک کونہ میں کھڑی کر دی گئی۔ لاہور اور امرتسر کی جماعتوں نے فوٹو لئے ۔حضور نے کھانا تناول فرمایا اور پھر گاڑی پر تشریف لے آئے اور جلد ہی لاہور سے وہ گاڑی آ گئی جس کے ساتھ ہماری یہ گاڑی لگائی گئی۔ دوست باری باری مصافحہ کرتے جاتے تھے اور دعا کے لئے درخواستیں پیش کرتے جاتے تھے۔ گاڑی روانہ ہوگئی اور بعض دوست چلتی گاڑی سے اترنے کی کوشش میں بعض ساتھ ساتھ دوڑنے کی وجہ سے گرتے گرتے بچ گئے۔

آپ نے سمندری سفر کا حال یوں بیان فرمایا۔

سارے سمندری سفر میں آج شام جس حصہ سمندر سے ہمارا جہاز گزرا ہے نہایت ہی خوبصورت اور دلکش مناظر کا مجموعہ ہے۔ یونان کے جزائر کی پہاڑیاں دونوں طرف کھڑی ہیں، کہیں کہیں آبادی بھی نظر آتی ہے انگور کے کھیت جا بجا بچھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ زیتون کے جنگلوں کے جنگل کھڑے ہیں۔ بعض بعض جگہ سرو کے بلند و بالا نوکیلے خوبصورت درخت پہاڑی مناظر کو اور بھی خوبصورت بناتے ہیں ......غرض بہت ہی دلکش سین ہے یا ہمیں لمبے سمندری سفر سے اکتا جانے کی وجہ سے یہ سماں زیادہ خوبصورت دکھائی دیا ہے۔ آج شام کے وقت حضرت اقدس نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد کو بلوا کر حکم دیا کہ تمام دوستوں کو حکم دیں کہ اب ہم یورپ میں داخل ہو رہے ہیں لہٰذا اپنے اوقات کو بہت دعائیں کرتے ہوئے گزاریں۔ جہاز سے اترنے سے پہلے بھی دعائیں کریں، مل کر جمع ہو کر دعا کریں اور پھر جہاز سے اتر کر بھی دعائیں مل کر کریں تب جدھر حکم ہو روانہ ہوں۔

حضرت مصلح موعود کے بارے میں واپسی کے حالات یوں بیان کئے۔

9 نومبر 1924ء کو صبح کی نماز میں حضور تشریف لائے اور نماز پڑھائی مگر آج کی نماز خصوصیت سے لمبی تھی۔ قراءت میں غیر معمولی درد، سوز اور گداز تھا...... نماز سے فارغ ہو کر حضور بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آج تو رات بھر بخار رہا ہے۔ تھرمامیٹر لگایا مگر معلوم ہوا کہ اب بخار کوئی نہیں ۔ حضور لیٹے رہے...... ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب حضور لیٹے لیٹے باتیں کرتے رہے۔ کھانا حضور نے میز پر کھایا......حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں بھی خاص دعاؤں کے ساتھ پڑھائیں اور کثرت سے دعائیں کیں ۔اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو تمام جماعت اور سارے ہی خدام کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

اس ڈائری میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن نے لکھنے کا ایسا طریق اپنایا ہے کہ یوں لگتا ہے تمام حالات و واقعات ندی میں بہنے والے پانی کی مانند ہیں جو روانی سے بہے چلے جا رہے ہیں۔ اس میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ بہت سی معلومات، روحانیت کی باتیں اور مذہبی نکات ہیں جو ہر چھوٹے بڑے احمدی کیلئے انتہائی ضروری ہیں۔ مجلس انصاراللہ پاکستان اس کاوش کو ایک بار پھر منظر عام پر لانے کیلئے مبارکباد کی مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طباعت سے آراستہ کرنے والی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف۔شمس)

مومن کا فرض

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خداتعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 438)

پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ

پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔

(ملفوظات جلد اول ص 485)

☆......☆......☆

قیام پاکستان کے اگلے سال جب ربوہ میں پکی

وفاؤں کے چراغ

اپنے کردار میں اک کوہِ گراں ہوتے ہیں
ہر زمانے میں وہ عظمت کا نشاں ہوتے ہیں

وہ جو کٹ جاتے ہیں پیمانِ وفا کی خاطر
ایسے انسان ہی توقیرِ جہاں ہوتے ہیں

ان کے اخلاص سے ہر دور مہک اٹھتا ہے
وہ تو ہر رُت میں بہاروں کا سماں ہوتے ہیں

اپنا خوں دے کے جلاتے ہیں وفاؤں کے چراغ
ہاں یہی لوگ اُجالوں کا جہاں ہوتے ہیں

وہ کہ ہر آن چمکتے ہیں ستاروں کی طرح
اُن کے اوصاف ہزاروں میں بیاں ہوتے ہیں

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

اللہ کے گھر اور رسول کے قدموں میں

ص۔ب۔سامی لندن

دسمبر 2007ء میں ہمارا آٹھ احمدیوں پر مشتمل گروپ جن میں تین مرد اور پانچ عورتیں شامل تھیں چارٹرڈ ایئر لائن سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً چھ یا سات گھنٹے کی فلائٹ کے بعد ہم مدینہ ایئر پورٹ پر اُترے۔ کوئی خاص رش نہیں تھا، ہماری فلائیٹ کے ہی مسافر تھے۔ جلدی فارغ ہو کر ہم اپنا اپنا سامان لیکر باہر آ گئے۔ بتاتی چلوں کہ ہمارے معلّم صاحب ہمارے ساتھ ہی سفر کر رہے تھے جو ہر بات کے لئے ہمیں گائیڈ کرتے تھے۔ ہم کوچ میں بیٹھ گئے اور دیارِ نبی کی طرف روانگی شروع ہوگئی، دل کا حال میں کیا بتاؤں، اُس بستی اور اُس دھرتی پر پاؤں رکھے تھے جو میرے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی سر زمین تھی اور میرا رخ مسجد نبوی کی طرف تھا، دل میں خوشی تو بہت تھی مگر دل و دماغ میں ایک خوف بھی طاری تھا، سوچتی تھی کہ کیا میں وہ سب کر سکوں گی جو حج کے فرائض ہیں؟ اپنے آپ پر یقین نہیں تھا۔ انہیں سوچوں میں تھی کہ سامنے مسجد نبوی کے وہ روشن مینار نظر آنے شروع ہوگئے، جن کے نور کی روشنی سے ساری دنیا میں اُجالا ہے۔ اتنی خوبصورت روشن مسجد کیوں نہ ہو اُس سبز گنبد کا مکیں نوروں کا بادشاہ نور مدفون ہے جس سے ساری دنیا منور ہو چکی ہے۔ الحمد للہ ہم اُس ہوٹل میں پہنچ گئے جہاں ہمارے رہنے کا انتظام تھا، چونکہ میں اپنے حاجیوں کے گروپ میں آخر میں شامل ہوئی تھی لہٰذا میری رہائش کی جگہ بھی اپنوں سے علیحدہ تھی، مجھے وہاں اجنبی عورتوں کے ساتھ رہنے میں بہت گھبراہٹ تھی اور میری محسن بہنوں نے مجھے اکیلے نہیں رہنے دیا گو کہ چار بیڈ کے بیڈ روم میں ہم پانچ کو رہنا تھا مگر باقی میری بہنوں نے تکلیف اُٹھا کر مجھے سہولت دی اور مجھے اپنے ساتھ ہی رکھا۔

الحمد للہ، ہمیں بہت اچھے ہوٹل میں جگہ ملی۔ سب سے اچھی بات یہ تھی کہ ہوٹل سے باہر نکلتے ہی مسجد نبوی کا صحن تھا، جس سے ہمیں یہ سہولت ہوگئی کہ جب مرضی ہم مسجد نبوی میں جا سکتے تھے، اور اکیلے جانے میں بھی کوئی دشواری نہیں تھی۔ ہر کوئی آزادی سے اپنی مرضی کے مطابق عبادات کے لئے جا سکتا تھا۔ لیکن ہم سب اکثر اکٹھے ہی جاتے تھے۔ اگلے دن ہم نے روضہ مبارک کی زیارت کرنی تھی اور زیارت کے لئے وقت مقرر ہیں، جہاں بہت رش رہتا ہے، اور خاص طور پر حج کے دنوں میں تو بے بہا رش ہوتا ہے، یہ وقت صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔ ہم بھی دیدار کے پیاسوں میں کھڑے ہوگئے، چونکہ بشریٰ عشرت صاحبہ اس سے قبل کافی مرتبہ زیارت روضہ کر چکی تھیں وہ جانتی تھیں کہ کیسے اندر جانا ہے، اس لئے وہ یہاں بھی ہماری رہبر بنیں، اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس طرح میرے بعد میری باقی تینوں بہنوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ لیا اور اُس گیٹ کے کھلنے کی انتظار میں دعائیں کرتے ہوئے کھڑے ہوگئے جس کے دیدار کے لئے آنکھیں ترستی ہیں۔ جیسے ہی گیٹ کھلا لوگ دیوانوں کی طرح اُس آقا کے روضہ مبارک کی طرف بھاگے جس کا نام حضرت محمد ﷺ ہے اور جو اللہ کا بہت پیارا ہمارا محبوب ہے۔ یوں تو پوری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے مگر ریاض الجنتہ اس خزانہ کا انمول حصّہ ہے اِس پر سبز قالین کا فرش رہتا ہے، نوافل پڑھنے والوں کا یہاں پر ہجوم رہتا ہے۔ یہ قطعہ جنت کا ٹکڑا بھی کہلاتا ہے، ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ وہاں سجدہ شکرانہ ادا کر سکے اُن میں ہم بھی شامل تھے۔

ہمیں بھی سبز قالین والے حصّہ میں آٹھ سفید ستونوں میں سے ایک بابرکت ستون کے ساتھ جگہ مل گئی۔ پہنچ کر شکرانہ کے دو نفل ادا کئے، دعائیں کیں سامنے میرے آقا مولا حضرت محمد ﷺ کا روضہ مبارک تھا جن کے لئے یہ دو جہان وجود میں آئے۔ مجھے ایسا لگا جیسے میرا پورا کا پورا جسم پگھل گیا ہے۔ جو بھی دل سے اور زبان سے بے ساختہ دعائیں نکلیں مانگتی گئی، آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ ایک ہی جذبہ تھا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے گھر میں اُس کے محبوب حضرت رسول اکرم ﷺ کے قدموں پر سر جھکائے کھڑی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ زاریاں قبول فرمائے۔ آمین

اگلے دن ہم نے مدینہ منورہ کی گلیوں کی وہ خاک دیکھی جن پر میرے پیارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کے مبارک قدم چلے ہوں گے، مبارک مساجد کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی خاص طور پر مسجد جمعہ مسجد قبلتین میں اور مسجد قُباء میں دو دو نفل ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی الحمد للہ۔ اُس کے بعد ہم نے زیارت اُحد و شہداء پر حاضری دی جبلِ رُماۃ دیکھی اور حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ کے مزار پر حاضری دی اور دُعائیں کیں۔

احرام باندھے اور دیارِ نبی سے بستیوں کی ماں مکّہ مکرمہ بیت الحرام کی طرف روانگی شروع ہوئی ہمارے حج کی ابتدا شروع ہوگئی۔ ایمیگریشن اور وہاں کے قانونی مراحل سے گذرے۔ مسجد ذوالحلیفہ میں نفل ادا کئے اور تلبیہ کا ورد شروع ہوگیا، رات کا وقت تھا ہر قوم و نسل کی بے شمار دنیا تھی یقین نہیں آرہا تھا کہ میں یہاں ہوں ہمارے معلم تلبیہ پڑھتے جاتے تھے اور ہم اُونچی آواز میں دہراتے جارہے تھے۔ یہاں بھی ہم سب نے ایک دوسرے کو پکڑا ہوا تھا۔ ہمارے معلم صاحبان کی بھی ہمیں یہی تاکید تھی کہ اپنے گروپ کیساتھ رہیں۔

ہمارا یہ سفر تقریباً پندرہ گھنٹے میں ختم ہوا۔ مکہ ہوٹل میں پہنچتے ہی ہمارے معلّم صاحب نے ہمیں تاکید کردی کہ ہم جانتے ہیں کہ سب بہت تھکے ہوئے ہیں مگر آپ سب تازہ دم ہو کر فوری طور پر تیار ہو جائیں مسجد حرام میں عمرہ کے لئے جانا ہے۔

جی ہاں ڈر اور خوف سے میرا دل بیٹھا جارہا تھا، اور اتنی ہی درد سے دُعائیں کر رہی تھی، کہ یا اللہ یہ سب کیا ہے؟ کہاں میں اور میری اوقات؟ اور یہ اتنے بڑے فضل مجھ ناچیز پر۔ ہم مسجد حرام میں پہنچ گئے دو نفل ادا کئے، اور خانہ کعبہ پر نظر پڑی میں ساکت ہوگئی، بہت دیر تک تو میری زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔ میں کیا دیکھ رہی ہوں، مجھے یقین نہیں آرہا تھا، سوکھی آنکھوں اور خشک زبان سے خانہ کعبہ کو تکتی رہی۔ کچھ دیر کے بعد ہوش آئی تو پھر آنکھوں نے دل و دماغ نے اپنا کام شروع کیا، اللہ پاک کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یہ دن دکھایا۔ خانہ کعبہ میں ہر رنگ اور ہر نسل کے لوگ نظر آرہے تھے اللہ کے گھر میں کوئی بڑا اور چھوٹا نہیں تھا تمام اللہ کے بندے اور محمد ﷺ کے پروانے اپنی اپنی دُھن میں مگن اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر تھے۔ بلا مبالغہ ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر زبان اللہ تعالیٰ کی حمد میں سرگرداں تھی۔

یہاں بشریٰ نے ہم سب کو ہدایت دی کہ رش بہت ہے، اس لئے تقسیم ہو جائیں۔ ایوب ندیم صاحب اپنی بیگم نرگس اور اُن کی بہن نصرت خان کے ساتھ ہو جائیں اور داؤد ندیم صاحب اپنی بیگم قمر کے ساتھ، عشرت صاحب اور بشریٰ نے مجھے اپنے ساتھ رکھ لیا، عشرت صاحب اور بشریٰ کے علاوہ ہم سب پہلی بار گئے تھے اس لئے تھوڑی گھبراہٹ تھی کہ کہیں گُم نہ ہو جائیں، اس قدر دنیا تھی کہ ملنا مشکل تھا۔ پہلے تو یہ ڈر تھا کہ جانے طواف کیسے کریں گے کہ بہت رش ہے لیکن جب شروع کیا تو الحمد للہ کوئی دشواری نہیں ہوئی دل بھر کے دعائیں کیں، رو رو کر التجائیں کیں، طواف کرتے ہوئے چلتے جارہے تھے مگر سر سجدے میں تھے اپنی اپنی بساط کے مطابق ہر کوئی اپنے رب کے آگے جھکے بخشش کی بھیک مانگ رہا تھا۔ بیت الحرام کی تین منزلیں ہیں پہلی تو وہ جہاں خانہ کعبہ ہے وہاں تو چلنا بھی مشکل تھا اِس لئے ہم نے دوسری منزل پر طواف کیا۔

طواف کے دو یا تین چکر لگانے کے بعد تھوڑا ڈر کم ہوگیا اتنے رش کے باوجود چلنے میں زیادہ دشواری نہیں تھی، طواف کے بعد صفا مروہ میں سعی کرنے کی توفیق ملی۔ وہاں بھی اللہ کے بندوں محمد ﷺ کے پروانوں کا جمِ غفیر تھا۔

6 ذوالحج کو پھر سے احرام باندھے، دو نفل ادا کئے اور منیٰ کی طرف ہماری روانگی شروع ہوگئی، یہ پانچ دن بھی بہت بابرکت تھے۔ جدھر نظر پڑتی تھی خیموں کی دنیا آباد تھی، انتظام بہت اچھا تھا۔ زمین پر قالین بچھے تھے سونے کے لئے ہمارے پاس سلیپنگ بیگ موجود تھے۔ سخت گرمی تھی ایر کنڈیشن ہر وقت چلتا تھا۔ شدید گرمی کے باوجود ہم کافی آرام سے تھے۔ منیٰ کے دن بھی یادگار دن رہیں گے بہت دعاؤں کا موقعہ ملا، زیادہ تر ہمارا وقت تلاوت اور درود شریف پڑھنے میں ہی گزرتا تھا، سچ پوچھیں تو منیٰ میں وقت بہت اچھا گزرا، بہت سارے مختلف لوگوں سے تعارف بھی ہوا۔

اب اگلا مقام عرفات کے لئے ہماری روانگی تھی۔ کوچ میں بھی اور ویسے بھی ہر وقت تلبیہ پڑھا جاتا تھا۔ یہاں بھی چاروں طرف خیموں کا ایک شہر آباد تھا، جدھر بھی نظر جاتی دُنیا ہی دُنیا تھی اور ہر آنکھ میں آنسو اور لبوں پر دعائیں تھیں، بلکہ یہ کہوں تو زیادہ سچ ہے کہ آہوں اور سسکیوں سے رب کے حضور التجائیں تھیں۔ یہاں پر جو نمازیں ادا کی گئیں وہ بھی بہت رِقت انگیز تھیں۔ یہاں بھی انسانوں کا ایک سمندر نظر آتا ہے۔ یہ سب اللہ کے بندے ہیں جن کو اللہ نے خود بلایا ہے، یہ سب اللہ کے مہمان ہیں۔ جبلِ رحمت دیکھا، پاس تو نہیں جا سکے مگر دور سے ہی زیارت کی اور بہت رو رو کر دعائیں کیں، درود شریف اور کلمہ چہارم کا خوب خوب ورد کیا۔

اُسی دن شام کو مزدلفہ کو روانگی تھی، چونکہ ہمارے حصہ میں ایک ہی کوچ تھی جس نے باری باری سب کو لیکر جانا تھا اس لئے سب کو کافی انتظار کرنا پڑتا تھا ہماری باری جلدی آ گئی۔ مزدلفہ کی رات کیا بتاؤں یہ رات بھی عجیب رات تھی کھلے آسمان کے نیچے تین ملین لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جمع ہو گئے۔ کہیں سے اذان کی آواز آرہی ہے تو کہیں باجماعت نماز ہو رہی ہے تو کہیں لوگ زمین سے کنکریاں ڈھونڈ رہے ہیں، اور پھر رات کا وقت بہت خوبصورت سماں تھا۔ سفید احرام پہنے ہوئے کچھ لوگ پہاڑوں کے اُوپر چڑھ کر دعائیں مانگ رہے ہیں اور جس کو جہاں جگہ ملی سجدوں میں پڑے ہیں، یہاں میں خاص طور پر ایک ایسی لڑکی کا ذکر کروں گی جو چھوٹے سے ٹیلے کے اُوپر چاندی کی طرح سفید احرام پہنے ہوئے دعا مانگتی ہوئی ایسے لگ رہی تھی جیسے کوئی فرشتہ ہو نظر نہیں رُکتی تھی اُس کو دیکھنے سے۔ اُس رات کی خوبصورتی کو شاید میں اپنے الفاظ میں اچھی طرح بیان نہ کر سکوں محسوس کر سکتی ہوں۔

مزدلفہ سے فجر کی نماز سے پہلے ہی ہماری روانگی شروع ہوگئی کیونکہ لوگ بہت تھے اور کوچ ایک تھی اس لئے ہر ایک کی خواہش تھی کہ ہمیں کوچ میں جگہ مل جائے۔ بہت سارے لوگ تو پیدل ہی چل پڑے۔ منیٰ کی طرف جاتے ہوئے ہمارا ڈرائیور راستہ بھول گیا جس سے ہم نے بیس منٹ کا سفر تقریباً تین یا چار گھنٹے میں طے کیا۔ یہ دن ہمارا بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کا تھا۔ آج کا دن بہت شدید گرمی کا دن تھا ہم حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی یاد تازہ کرتے ہوئے لوگوں کے ایک سمندر کی طرح بہتے ہوئے جمرہ عقبہ کی طرف کنکریاں مارنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ جدھر بھی نظر اُٹھی تیز قدموں سے

چلتے لوگ دُعاؤں میں مگن اپنے اپنے گروپ کے ساتھ رہتے ہوئے بھاگ رہے تھے ،سب کو اپنے گروپ سے بچھڑنے کا بھی خوف تھا۔اتنے رش میں اگر کوئی گُم ہو جائے تو ملنا بہت مشکل تھا۔باوجود اِس کے کہ ہم سب نے ہاتھ میں ہاتھ لئے اِیک دوسرے کا سہارا بنے رہے پھر بھی یہ کوشش تھی کہ ہم سب اپنے چھتری تانے معلّم کے ساتھ ساتھ رہیں الحمد للہ ہم واپس خیریت سے منیٰ واپس پہنچ گئے ۔یہ دن قربانی کا بھی تھا۔تقریباً تین یا چار بجے تک ہمیں یہ خوش خبری ملی کہ اُس قربانی کی یاد میں جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کے لئے دی تھی آج ہماری طرف سے وہ فریضہ بھی ادا ہو گیا۔مردوں نے سر منڈوائے اور ہم عورتوں نے بھی ایک انگلی کے پور کے برابر بال کٹوائے۔

11۔ذوالحج آج منیٰ میں ہمارا آخری دن تھا۔ آج رات کو ہم نے واپس مکّہ مکرمہ کی طرف جانا تھا۔ ابھی ہم نے تینوں شیطانوں کو دو دو مرتبہ کنکریاں مارنی تھیں۔ رش سے بچنے کے لئے ہمارے معلّم صاحبان نے ہمیں ہدایت دی کہ رات کو دو بجے ہم منیٰ سے رخصت ہو جائیں گے لہٰذا سب لوگ وقت پر تیار ہو جائیں۔ نیند بھلا کس کو آتی ہے ہم سب عین وقت پر باہر اپنے گروپ کے پاس آ گئے، اور ایک مرتبہ پھر انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دُعاؤں میں مصروف توبہ استغفار کرتے ہوئے رَمی کے لئے بڑھا، رات کے دو بجے یہ انسانوں کا بہتا ہوا سمندر ایک عجب نظارہ پیش کر رہا تھا، اُس مقام پر پہنچے جہاں کنکریاں مارنی تھیں ۔ کیونکہ ہم نے آج تینوں شیطانوں کو دو دفعہ کنکریاں مارنی تھیں اِس لئے پہلے تینوں شیطانوں کو ایک دفعہ مار کر دوسرے دن کا انتظار کرنا تھا ،سو ہم نے وہاں چٹائیاں بچھائیں اور اذان کی انتظار کے لیئے بیٹھ گئے اور اس خوبصورتی کا نظارہ کرتے رہے کہ کس قدر دنیا ہے اور سب ایک مقصد کے لئے اکٹھے ہیں۔ بہت خوبصورت ٹھنڈی رات تھی کھلے آسمان کے نیچے یہ ہماری دوسری رات تھی (اُس روحانی رات کو بھی میں شاید اپنے الفاظ میں بیان نہ کر سکوں)۔اذان کے بعد نماز ہوئی اور باقی کے شیطانوں کو کنکریاں ماریں۔ اللہ کرے کہ ہم وہ تمام حج کرنے والے جو اِن بے جان شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں اپنے دل کے شیطانوں کو بھی کنکریاں ماریں تا کہ خدا کی محبت دل میں پیدا ہو۔آمین۔

اُس کے بعد ہمارے تمام گروپ والے اپنے اپنے راستہ کو نکل گئے اور ہم آٹھوں احمدی چھوٹے سے گروپ کے ساتھ واپس مکّہ کی طرف روانہ ہوئے ، منیٰ سے مکّہ تک یہ سفر پیدل ہی تھا۔ چلتے تھکے ہارے ہم اپنے ہوٹل پہنچے۔نہائے دھوئے آرام کیا اور یہ سوچ کر کہ آخری رکن طواف زیارت رات کو کریں گے شائد رش کم ہو، ہم رات کے بارہ بجے ہوٹل سے نکلے ہوٹل سے خانہ کعبہ تقریباً پندرہ یا بیس منٹ کے فاصلہ پر ہوگا مگر رش کی وجہ سے ہماری ٹیکسی رات کے چار بجے خانہ کعبہ پہنچی۔ وہاں حاجیوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں تھی۔ہمیں پھر بھی کوئی دشواری نہیں ہوئی ، بڑے سکون سے دعائیں اور التجائیں کرتے ہوئے اللہ کے حضور جھکتے ہوئے گریہ زاری کرتے ہوئے بیت اللہ کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو اِس نور سے منور کرتے ہوئے طواف مکمل کیا۔ اُس کے بعد صفا مروہ پر جا کر سعی کی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کی یاد تازہ کر کے دعائیں کرتے ہوئے اِس رکن کو بھی ادا کر لیا۔ الحمد للہ ہمارا حج مکمل ہو گیا،شکرانے کے نفل ادا کئے ، اپنے حاجیوں کو مبارک باد پیش کی اور سب کا شکریہ ادا کیا۔

اِس کے بعد ہمارے پاس ایک اور ہفتہ مکّہ مکرمہ میں قیام کا تھا۔ جو ہم نے اپنی مرضی سے گزارنا تھا۔وہ بھی عمرہ کرتے ہوئے اور زیارتوں میں گزرا۔ میں اب اُن باتوں کا ذکر کرنا چاہتی ہوں جن کی وجہ سے ہمارا یہ روحانی سفر آسانی سے گزرا۔ ہمارے معلّم صاحبان نے مدینہ میں ہمارے کھانے اور سہولت کا بہترین انتظام کیا ہوا تھا۔ہمیں کبھی بھی اور کہیں بھی اپنا سامان نہیں اُٹھانا پڑا۔ مکّہ میں ہمارے پیکیج میں کھانا شامل نہیں تھا مگر وہاں بھی ہمیں کھانا وہ دیتے رہے ، یہاں تک کہ ائیر پورٹ پر جہاں اور کوئی سہولت نہیں تھی وہاں بھی ہمیں بہترین چکن پلاؤ اور سوفٹ ڈرنکس سے ہماری مہمان داری کی ۔ چونکہ ہمارے علم میں یہ ہی تھا کہ مکّہ میں ہم نے اپنا کھانا وغیرہ خود سے بنانا ہے۔ ہم نے اپنا انتظام کیا ہوا تھا، ہوٹل میں ہمیں باورچی خانہ کی تمام سہولتیں میسر تھیں ، نرگس نے قمر نے نصرت اور بشریٰ نے بہت اچھی طرح باورچی خانہ کو سنبھالا ، عشرت صاحب ایوب صاحب اور داؤد صاحب نے پوری طرح کچن میں بھی ساتھ دیا۔ میرے اور نصرت خان کے ساتھ کوئی مرد نہیں تھا اِس لئے ہم دونوں کی کمپنی بہت اچھی رہی ، حج کے بعد میں چیسٹ انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہوئی تو میری دیکھ بھال بھی اُس نے بہت کی ۔

سچ پوچھیں حج کی تو ہر ہر بات ہی قابل توجہ اور قابل ذکر ہے مگر ایک واقعہ ایسا ہے جو میرے ہی نہیں بلکہ ہمارے گروپ کے ہر شخص کے دل کے اندر گیا۔ یہ واقعہ ایک نوجوان بیٹے کا ہے جس کی والدہ کی عمر 83 برس کے قریب تھی اور ویل چیئر پر تھی ایک قدم بھی نہیں چل سکتی تھی ، مگر اُس ایرانی بیٹے نے اپنی والدہ کو اس قدر پیار سے سنبھالا ہوا تھا کہ ہر شخص حیران تھا۔ پورا سفر اُنہوں نے ہمارے ساتھ کیا، کوچ سے اُترتے وقت اور بیٹھتے ہوئے ہمیشہ گود میں ہی اُٹھاتا۔ایک مرتبہ چڑھتے ہوئے اُس کی ماں کا ہاتھ میں نے پکڑنے کی کوشش کی تو بڑے پیار سے کہا آپ کا بہت شکریہ مگر مجھے اچھا لگتا ہے کہ ہر کام میں خود اپنی ماں کا کروں۔ گود میں اُٹھا کر ٹائلٹ میں لیکر جانا پھر وہاں کسی نہ کسی عورت کی مدد لینی ہوتی تھی، اتنی دیر دروازے کے باہر انتظار کرنا۔ایک مرتبہ ہم نے پندرہ گھنٹے کوچ کا سفر کیا اُس بیٹے نے کیسے اپنی ماں کو سنبھالا یہ صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ ہاں میں یہ کہہ سکتی ہوں اور میں نے اُس کو کہا بھی کہ تمہارا حج تو تمہیں دیکھ کر ہی لگتا ہے کہ قبول ہو گیا ہے۔اُس کا اپنی ماں کو پیار کرنا اور کھلانا پلانا غرض ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا اس نے خیال کیا۔

حج کے بعد اکثر لوگ وہاں بیمار ہو جاتے ہیں۔حج کے بعد اس سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے اُس کا اور اُس کی ماں کا حال پوچھا کہتا میری طبیعت کافی خراب ہو گئی تھی۔ میں نے پوچھا ماں خوش ہے، کہتا ہاں بہت خوش ہے ۔اور بتایا کہ جب ہم نے طواف زیارت ختم کیا تو میں نے ماں سے پوچھا ماں خوش ہو تو کہنے لگی ہاں خوش تو ہوں مگر تمہارے باپ کی بہت خواہش تھی کہ وہ بھی حج کرے مگر وہ تو نہیں کر سکا اب تم اُس کے حصہ کے بھی سات چکر لگاؤ کہتا میں اب دونوں کی طرف سے طواف کر کے آ رہا ہوں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کا حج قبول فرمائے آمین۔

آخر میں مَیں پھر اپنے تمام ساتھیوں اور حاجیوں کے لئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک سب کے حج قبول فرمائے۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسی گنہگار کو نواز دیا۔ مجھے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا کہ کیا واقعی میں نے حج کیا ہے اللہ سے دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص فضلوں اور انعام و اکرام سے نوازے۔ اپنی پوری فرمانبرداری اور اطاعت کی توفیق بخشے۔ہمارے اندر وہ تمام پسندیدہ صفات پیدا کرے جو ہماری سیرت و کردار اور اخلاقی ترقیوں کی راہیں ہموار کرے۔ ہمارے نفس کا تزکیہ ہو۔تقویٰ کی روح بیدار ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور اللہ کی محبت ہر خواہش پر غالب آ جائے۔ مَیں اُس ذات پاک کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ اُس نے مجھے توفیق بخشی اور میں نے اتنا بڑا انعام پایا۔ اللہ میری تمام کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے اور میرے اندر حج کی روح ہمیشہ قائم رہے۔آمین

☆......☆......☆

ترانۂ خلافت

وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشنِ خلافت مناتے رہیں گے

جو آقا سے وعدہ کیا ہم نے مل کر
دل و جاں سے اس کو نبھاتے رہیں گے
ترے دیں کی خاطر جو آواز آئے
ہر اس حکم پر سر جھکاتے رہیں گے

وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشنِ خلافت مناتے رہیں گے

اٹھا تھا منادی جو حکم خدا سے
صدا قادیاں کی سناتے رہیں گے
یہ جلسے یہ خطبے چراغاں مٹھائیاں
یہ خوشیاں سبھی ہم مناتے رہیں گے

وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے

ص۔ق

تحریک وصیت عطیہ چشم میں
حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

ا۔رشید چوہدری

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی شفقت کی انمٹ یادیں

قیام پاکستان کے اگلے سال جب ربوہ میں کچی اینٹوں اور گارے سے عمارات بن گئیں۔قصر خلافت، بیت مبارک، ہسپتال، کارکنوں کے لئے کوارٹرز سب کچے تھے۔ ہمارے اباجی محترم مولوی عطامحمد صاحب کو بھی کوارٹر مل گیا تو ہم کوئٹہ سے ربوہ آنے کے لئے لاہور پہنچے۔ بڑے بھائی جان مکرم خلیل احمد صاحب قادیان سے ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس کارکن کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت بھی حضرت میاں صاحب کے ساتھ جودھامل بلڈنگ لاہور میں قیام پذیر تھے۔آفس کے ساتھ ایک بڑا کمرہ رہنے کے لئے ملا ہوا تھا۔رات ہم نے وہیں گزاری۔کیونکہ ربوہ کے لئے ٹرین اگلے دن ہی ملنی تھی۔صبح اٹھے۔حضرت میاں صاحب کو اس دن پہلی دفعہ میں نے دیکھا۔آپ دفتر آنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے۔سامنے ہی ہمارا کمرہ تھا۔ہم بچے باہر ہی کھڑے تھے۔آپ کو دیکھ کر ہم نے سلام عرض کیا۔نہایت شفقت سے ہم سب بچوں کو پیار کیا۔اتنی پیاری دل موہ لینے والی شخصیت میں تو دیکھتی ہی رہ گئی۔

حضرت میاں صاحب نے بھائی جان کو فرمایا کہ آپ کی والدہ اور بہن بھائی آرہے ہیں۔رات یہاں ٹھہرنا ہے۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلاتکلف کہہ دیں اور کل صبح سب کا ناشتہ ہمارے گھر ہوگا۔ہم کافی لوگ تھے۔ہمارے ساتھ ہماری بڑی آپا مبارکہ صاحبہ اہلیہ مولوی محمد افضل صاحب مربی سلسلہ اور ان کے بچے بھی تھے لمبے سفر سے تھکے ہوئے آئے تھے آتے ہی سو گئے۔صبح اٹھے نہادھو کر تیار ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کے گھر کے گرم گرم پراٹھے، آملیٹ اور چائے کا مزا اور سب سے زیادہ حضرت میاں صاحب کی شفقت اب تک یاد ہے۔

اسی دن ربوہ کے لئے ٹرین پکڑی۔ربوہ سٹیشن پر اترے۔بالکل سامنے چند گز کے فاصلے پر ہمارا کوارٹر تھا۔ ساتھ والا کوارٹر ہماری آپا مبارکہ کا تھا۔ بڑی آپا مبارکہ حضرت میاں صاحب کی ملاقات کے لئے اکثر جاتی تھیں۔ کچھ سال بعد آپا بیمار ہو گئیں۔تو بھائی جان نے ہمیں کہا۔کہ تم لوگ کبھی کبھی حضرت میاں صاحب سے ملاقات کرآیا کرو۔ دعا کے لئے درخواست کیا کرو۔چنانچہ ناصرہ آپا۔ زکیہ آپا۔امۃ السلام اور میں چاروں بہنیں آپ سے ملاقات کے لئے جاتے۔اس وقت تک پکے مکانات بن چکے تھے۔ہم پہلے حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ ام مظفر صاحبہ کے کمرے میں جاتے۔ان سے ملتے۔وہ بھی نہایت شفقت سے ملتیں۔سب کا احوال دریافت فرماتیں۔چائے یا ٹھنڈا مشروب منگواتیں۔

تھوڑی دیر بعد ہم کہتے کہ ہم حضرت میاں صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔آپ خادمہ کو ساتھ والے کمرے میں حضرت میاں صاحب کے پاس بھجواتیں۔کہ جا کے کہو۔مولوی صاحب کی بیٹیاں آئی ہیں۔ملنا چاہتی ہیں۔حضرت میاں صاحب ازراہ شفقت بلوا لیتے۔ ہم خوشی خوشی جاتے۔حضرت میاں صاحب کی شفقت اور دعائیں لے کر مسرور واپس آتے۔شروع میں بڑی جھجک تھی۔حضرت میاں صاحب کے ادب واحترام کی وجہ سے بات کرنی مشکل ہوتی تھی۔ حضرت میاں صاحب سب کے متعلق پوچھتے تو ہم جواب دے دیتے۔دعا کی درخواست کرتے اور سلام کر کے واپس آجاتے۔ آپ سے ملاقات کر کے دل خوشی سے بلیوں اچھل رہا ہوتا۔آپ کی بے انتہا شفقت کی وجہ سے آہستہ آہستہ جھجک دور ہوئی۔اب ایک ہفتہ ہی گزرتا تو بے اختیار آپ سے ملنے کے لئے دل مچلتا اور ہم بہنیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتیں۔

اس زمانے میں ایک دفعہ چینی کا شدید بحران ہو گیا۔راشن کارڈ سے ہر ہفتے چینی ملتی تھی۔وہ بھی اتنی کم کہ دودن میں ختم ہو جاتی تھی۔ ہفتے کے باقی دن گڑ اور شکر پر گزارہ ہوتا تھا۔انہی ایام میں ایک دن ہم حضرت میاں صاحب سے ملنے گئے۔آپ سے ملاقات کے بعد واپس آئے۔خادمہ چائے لے آئی تھی۔سب کو بنا کے دی۔چینی کی بجائے شکر ڈال رہی تھی۔حضرت میاں صاحب کے لئے بھی چائے لے کرگئی۔کچی شکر کی وجہ سے چائے کا مزہ بالکل اچھا نہیں تھا۔مگر سب پی رہے تھے۔ہم نے بھی بمشکل پیالی ختم کی۔ہم بھی شکر والی چائے بناتے تھے۔مگر پانی میں شکر پکا لیتے تھے۔ پھر پتی اور دودھ ڈالتے۔اس طرح چائے مزیدار بنتی تھی۔گھر آ کے ہم نے ذکر کیا۔کہ پتہ نہیں کس طرح شکر والی چائے پیتے ہوں گے۔تب ہم نے کہا کہ ہمیں کافی چینی ملتی ہے گھر کے افراد زیادہ تھے۔مگر ہمارے گھر بھی دو دن ہی چلتی تھی۔ہم یہ دو دن بھی گڑ اور شکر استعمال کر لیں گے۔ اپنی چینی حضرت میاں صاحب کے لئے لے جائیں گے۔ چنانچہ ہم دو ہفتے کی چینی لے کے گئے۔حضرت ام مظفر صاحبہ نے خوشی کا اظہار کیا اور خادمہ سے فرمایا اب اچھی سی چائے بنا کے لاؤ۔چینی والی چائے پیتے ہیں۔ خادمہ حضرت میاں صاحب کے لئے بھی چائے لے کرگئی تو آپ نے پوچھا کہ چینی کہاں سے آئی؟ خادمہ نے بتایا کہ مولوی صاحب کی بیٹیاں لے کے آئی ہیں۔آپ نے بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔اس دن بڑا مزے کا لطیفہ بھی ہوا۔ہم چائے پی رہے تھے کہ محترمہ آپا جان سیدہ نصیرہ بیگم حضرت میاں عزیز احمد صاحب بھی آگئیں۔ان کو بھی چائے دی تو حیرانی سے پوچھنے لگیں آپ کے پاس اتنی چینی کہاں سے آگئی؟ حضرت ام مظفر صاحبہ نے فرمایا کہ پچھلے ہفتے یہ آئیں تو ان کو شکر کی چائے پلائی تھی۔اس دفعہ یہ چینی لے آئیں۔محترمہ آپا جان ہنس کے کہنے لگیں کہ لڑکیو تم لوگ میرے پاس بھی آؤ۔تو میں بھی تمہیں شکر کی چائے پلواؤں تاکہ......اور پھر ہنس پڑیں باقی سب بھی خوب ہنسے۔

آپ کی صاحبزادی محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایک دفعہ ربوہ کچھ عرصہ رہنے کے لئے آئیں تو اپنے بیٹے عزیزم ماجد کو فضل عمر ماڈل سکول میں داخل کروا دیا۔ تاکہ بچہ پڑھائی کرتا رہے عزیزم ماجد میری کلاس میں بیٹھتے رہے۔ان دنوں میں فضل عمر سکول میں ٹیچر تھی۔ انہی دنوں میں ہم حضرت میاں صاحب کے پاس گئے عزیزم ماجد نے مجھے دیکھ لیا۔ہم حضرت میاں صاحب سے ملاقات کر کے حضرت ام مظفر صاحبہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خادمہ حضرت میاں صاحب کے کمرے سے کچھ پھل لے کے آئی اور مجھے دیئے میں نے تھوڑا حیران ہو کے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو کہنے لگی کہ ماجد میاں بڑے خوش ہو کے میاں صاحب کو بتا رہے تھے کہ میری Miss آئی ہوئی ہیں۔

تو میاں صاحب نے یہ پھل ان کو دیئے۔کہ جاؤ ان کو دے کے آؤ۔مگر میاں شرما رہے تھے تو میاں صاحب نے مجھے فرمایا کہ جاؤ تم ان کو دے آؤ۔ حضرت میاں صاحب کا تحفہ لے کے ہم خوشی خوشی گھر آئے۔سب نے یہ تبرک کھایا۔استاد کا ادب واحترام سکھانے کا کیسا پیارا اور انوکھا طریق تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

جب حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا کہ خلافت کے متعلق میری کتب کا امتحان ہوگا تو ہم سب نے بھی یہ امتحان دیا۔جلدی ہی نتیجہ بھی آ گیا۔پاس بھی ہو گئے۔ کچھ دن بعد حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔تھوڑی دیر حال احوال کے بعد پوچھا کہ تم میں سے کس کس نے اس کتاب کا امتحان دیا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم سب نے ہی دیا تھا۔پھر فرمایا۔اچھا! کس کے نمبر سب سے زیادہ تھے میں تو خوشی کے مارے کھڑی ہوگئی اور کہا میاں صاحب میرے۔ ناصرہ آپا اور زکیہ آپا کہنے لگیں۔ میاں صاحب! ہم نے بچوں اور گھر کی ذمہ داریوں کے ساتھ تیاری کی اور اب یاد کرنا بھی مشکل لگتا ہے۔لکھنے کی بھی پریکٹس نہیں۔اس کا تو پڑھائی کا زمانہ ہے۔ اس کے لئے سب کچھ آسان ہے ظاہر ہے اس کے نمبر ہی زیادہ آنے تھے۔میں نے کہا جی نہیں! یہ سب کچھ تو میاں صاحب کو پتہ ہی تھا۔پھر بھی انہوں نے پوچھا ہے۔حضرت میاں صاحب ہم بہنوں کی پیار بھری نوک جھونک سن کر مسکرا رہے تھے۔مگر کچھ کہا نہیں کیونکہ آپ کو تو ہر کسی کی دلداری مقصود ہوتی تھی۔مگر چہرے پر آپ کی مسکراہٹ اور آنکھوں میں اطمینان کی جھلک بتا رہی تھی کہ ہماری خلیفہ وقت سے محبت اور خلافت سے وفاداری سے آپ مطمئن ہیں۔

ایک دفعہ ہم آپ کے پاس گئے۔جونہی صحن میں داخل ہوئے۔ سامنے ہی برآمدے میں خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ نظر آئیں۔سب کی تیاری سے نظر آرہا تھا کہ کوئی تقریب ہے۔

ہم نے کھڑے ہو کے سوچا کہ واپس چلتے ہیں۔ مگر سب نے دیکھ لیا تھا۔ایک دو نے آواز بھی دی کہ آجاؤ۔آجاؤ۔ جا کے سب سے ملے۔ پتہ لگا کہ محترمہ صاحبزادی آپا امۃ المجید صاحبہ جنہیں گھر میں موجن کہتے تھے نے شادی کے بعد سب کو چائے پر بلایا ہوا ہے۔ہم نے کہا کہ ہمیں تو اس تقریب کا علم نہیں تھا۔ آپا موجن صاحبہ کہنے لگیں کہ کوئی بات نہیں۔تم لوگ تو آتی رہتی ہو۔اچھا ہوا تم بھی شامل ہوگئیں۔مردانے میں مردوں کا انتظام تھا۔تھوڑی دیر بعد حضرت میاں صاحب تشریف لائے۔ ہم نے کھڑے ہو کے سلام عرض کیا۔حسب معمول اسی شفقت سے ملے۔پھر آپا موجن سے فرمانے لگے۔موجن! ان کا خیال رکھنا۔ جب چائے شروع ہوئی آپا موجن نے ہمیں پلیٹیں دیں۔کہنے لگیں کہ بے تکلف ہو کے کھاؤ پیو۔حضرت میاں صاحب کبھی تشریف لاتے۔ہاتھ میں کوئی نہ کوئی ڈش پکڑی ہوتی۔ہماری پلیٹوں میں اپنے ہاتھ سے چیز ڈالتے کہ یہ بھی کھاؤ۔ایک دفعہ پیٹھے کی مٹھائی لے کے آئے۔ہماری پلیٹوں میں رکھی۔فرمایا پیٹھے کی مٹھائی ہے۔بہت مزے دار ہے میں نے خاص طور پر لاہور سے منگوائی ہے۔محترمہ آپا موجن صاحبہ چائے کی میز پر پیالیوں میں چائے بنا رہی تھیں۔کسی نے آواز دی آپا موجن! ایک کپ میرے لئے بھی۔کہنے لگیں کہ میں تو ناصرہ وغیرہ کے لئے بنا رہی ہوں۔تم خود آ کے بناؤ۔ہم بہنوں کو خود لا کے پیالیاں دیں۔غرضیکہ اس دن شفیق باپ بیٹی کی مہمان نوازی سے ہم نے بھرپور لطف اٹھایا۔ایک لمحہ کے لئے بھی ہمیں محسوس نہیں ہوا کہ ہم بن بلائے مہمان ہیں۔

ہماری چھوٹی آپا عطیہ بیگم محمد عیسیٰ جان صاحب کوئٹہ سے آئی ہوئی تھیں۔ حضرت میاں صاحب سے ملاقات کے لئے جانے لگے۔تو مکرم بھائی جان کہنے لگے کہ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ میں دروازے پہ کھڑا رہوں گا۔آپ حضرت میاں صاحب سے اجازت لیں۔اگر مل جائے تو مجھے بلوالیں۔ہم حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ نے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔آپا نے عرض کی کہ میرے میاں بھی ملاقات کے خواہشمند ہیں۔اگر آپ اجازت دیں تو ان کو بھی بلا لوں۔آپ نے دریافت فرمایا کہ کہاں

ہیں؟ آپا نے عرض کی کہ باہر دروازے پر کھڑے ہیں۔حضرت میاں صاحب پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ فوراً اٹھے اور فرمایا تم بیٹھو میں خود بلا لاتا ہوں۔آپ باہر گئے۔تو بھائی جان ٹہلتے ہوئے دور چلے گئے تھے۔ حضرت میاں صاحب واپس آ گئے۔فرمانے لگے کہ باہر تو نہیں ہیں میں دیکھ آیا ہوں۔آپا بڑی شرمندہ ہوئیں۔کہنے لگیں کہ دروازے پر ہی کھڑے تھے۔ پتہ نہیں کہاں چلے گئے۔میں جا کے دیکھتی ہوں۔میاں صاحب فرمانے لگے نہیں تم بیٹھو۔ میں پھر دیکھ کے آتا ہوں۔

اب بھائی جان دروازے کے قریب ہی تھے حضرت میاں صاحب ان کو ساتھ لے کے آئے۔ بھائی جان نے معذرت کی کہ آپ کو دو دفعہ تکلیف اٹھانی پڑی فرمایا تکلیف کیسی۔آپ میرے مہمان تھے بڑے خوشگوار ماحول میں دیر تک باتیں کرتے رہے باہر آ کے آپا نے پوچھا کہ آپ کہاں چلے گئے تھے حضرت میاں صاحب کو دو دفعہ باہر آنا پڑا۔ بھائی جان کہنے لگے کہ میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میاں صاحب خود مجھے بلانے آ جائیں گے۔یہی خیال تھا کہ آپ بلانے آئیں گی۔ بھائی جان آپ کی اس شفقت اور عنایت کو کبھی بھولتے نہیں تھے۔

ایک دفعہ ہم ملاقات کے لئے گئے۔باتیں کرتے کرتے حضرت میاں صاحب نے خادمہ کے ذریعہ محترمہ آپا موجن صاحبہ کو بلوایا۔وہ آئیں تو فرمایا۔ موجن! مولوی صاحب کی بیٹیاں آئی ہیں۔ان کو اچھی سی چائے پلواؤ۔شاید تمہارا کام ہو جائے۔ ہم حیران تو ہوئے مگر برائے ادب خاموش ہی رہے۔ تھوڑی دیر بعد محترمہ آپا موجن صاحبہ نے خادمہ کے ہاتھ پر تکلف چائے بھجوا دی۔ہم نے چائے تو پی لی مگر پوچھنے کی جرأت پھر بھی نہ ہوئی کہ کونسا کام کس نے کرنا ہے۔گھر آ کے ابا جی کو بتایا۔تو کہنے لگے کہ ان کے حصہ جائیداد کی ادائیگی کا مسئلہ تھا۔وہ تو طے ہو گیا ہے آج ویسے ہی حضرت میاں صاحب کی خواہش ہو گی کہ تم لوگوں کو اچھی سی چائے پلوائی جائے۔یا آپا موجن صاحبہ کو یاد دلانا تھا۔کہ ان کے ابا نے تمہارا کام آسان کیا ہے۔بطور شکریہ ان کو اچھی سی چائے پلواؤ۔ سوچتی ہوں کہاں حضرت میاں صاحب کی ذات بابرکات اور کہاں ابا جی۔حضرت میاں صاحب اشارہ بھی کرتے تو کام ہو جاتا۔لیکن آپ نے یاد رکھا اور اپنی صاحبزادی کو بھی یاد کروایا۔کیا شان تھی آپ کی اور کیا اعلیٰ اخلاق۔سب کے لئے ایک بہترین نمونہ۔

ایک دن حضرت میاں صاحب کا کارکن ہماری ناصرہ آپا کے نام خط لے کے گیا۔مختصر سا حکم نامہ ہی تھا کہ کسی وقت مجھے آ کے ملیں۔ساری دو پہر ہم سوچ سوچ کے پریشان ہوتے رہے کہ میاں صاحب نے کیوں بلوایا ہے۔ابھی تو ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا ہم آپ سے مل کر آئے تھے۔ایسی کیا بات ہو گئی۔کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا بہر حال خدا خدا کر کے دو پہر کٹی۔عصر کے بعد ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔آپ کے چہرے پر مسکراہٹ اور مخصوص شفقت بھرے لہجہ نے ساری فکر اور کوفت دور کر دی۔آپ نے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔حال احوال دریافت فرمایا پھر فرمانے لگے کہ میں لاہور گیا تھا۔تمہارے ابا ملے تھے۔تم سب کو سلام کہلوایا ہے۔بالکل خیریت سے تھے۔پھر کچھ پیسے نکال کر دیئے کہ یہ پیسے دیئے تھے۔کہ تم لوگوں کو پہنچا دوں۔لے لو۔ ناصرہ آپا نے اٹھ کے لے لئے۔تو فرمایا کہ گن لو۔اب ناصرہ آپا کھڑی ہیں۔کہ کیا گنوں۔ جتنے بھی ہیں ٹھیک ہیں۔آپ نے آپا کا تذبذب دیکھا تو فرمایا۔گن لو۔ یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ گن کے لیا دیا کرو۔اس میں شرم کیسی۔تب آپا نے آپ کا حکم بجا لانے کی خاطر گن لئے۔فرمانے لگے ٹھیک ہے۔اب میری بھی تسلی ہو گئی۔ ہوسکتا ہے کہ گننے میں مجھے غلطی لگ جاتی یا تمہیں۔تم نے تو مجھے آ کے نہیں کہنا تھا کہ اتنے پیسے کم ہیں اور میں گنہگار ہوتا۔اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں۔

ہمارے ابا جی ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت میاں صاحب کے فرمانے پر ماڈل ٹاؤن میں بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے۔آپ نے ابا جی کے لئے رہنے۔ کھانے وغیرہ کا انتظام بہت اچھا کروا دیا تھا۔ابا جی نے بتایا کہ میں صبح نماز کے بعد سیر کے لئے نکل جاتا ہوں اس دن بھی سیر سے واپس آ رہا تھا کہ ایک گاڑی میرے قریب آ کے رکی۔ دیکھا تو حضرت میاں صاحب گاڑی میں تشریف فرما تھے۔آپ نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ میں نے بڑی خوشی سے آگے بڑھ کے سلام عرض کیا۔مصافحہ کیا۔حضرت میاں صاحب حال پوچھتے رہے۔کسی طرح کی کوئی تکلیف تو نہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کی مہربانی سے سب کچھ بہت اچھا ہے۔پھر فرمایا۔ میں ربوہ جا رہا ہوں۔آپ کی بیٹیاں آتی رہتی ہیں۔ان کے لئے کوئی پیغام ہو تو دے دیں۔میں نے عرض کی کہ میرا اسلام ان کو کہہ دیں۔اور خیریت بتا دیں۔یہ کچھ پیسے گھر بھجوانے تھے۔اگر لے جائیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔میاں صاحب نے فوراً پیسے پکڑ لئے۔فرمانے لگے ہاں۔ہاں کیوں نہیں۔میں پہنچا دوں گا اور سلام دعا کے بعد رخصت ہو گئے۔اور میں دیر تک اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مجھ عاجز بندے کو دیکھ کر رک گئے۔ میں تو اپنے دھیان میں مگن جا رہا تھا۔مجھے پتہ بھی نہ چلتا کہ گاڑی میں کون تھا۔ ہمارے ابا جی کو تو حضرت میاں صاحب سے عشق تھا ہی۔میاں صاحب بھی آپ سے ہمیشہ پیار اور دلداری کا سلوک فرماتے۔

ہم اپنے بھائی جان مکرم خلیل احمد صاحب کی شادی کی تیاری کر رہے تھے۔ایک لڑکی ہمیں بہت پسند تھی۔اس کی امی کو رشتے کی درخواست کی۔مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ہم نے حضرت میاں صاحب سے عرض کی۔کہ آپ لڑکی کے والد صاحب سے بات کریں تو شاید مان جائیں۔آپ نے لڑکی کے والد صاحب کو رشتے کے لئے کہا۔ وہ کہنے لگے کہ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔مگر میری بیوی نہیں مانتی۔ہمیں لڑکی بہت پسند تھی۔ہم نے عرض کی کہ آپ ایک دفعہ اور ان کو زور دیں شاید وہ مان جائیں۔آپ فرمانے لگے کہ میں خود ہی دو دفعہ اس کے ابا کو بلا کے بات کر چکا ہوں۔ ان کا ایک ہی جواب ہے۔ پھر ہمیں سمجھانے لگے کہ دیکھو ایک رشتے کے اتنا پیچھے پڑنا بھی شرک ہے۔اب اس کا خیال چھوڑ دو اور کوئی اور لڑکی دیکھو۔ پھر فرمایا۔اس بات کا خیال رکھنا خلیل بہت حساس ہے اس کے لئے اچھی لڑکی ہی دیکھنا۔ہم نے عرض کی آپ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے۔سو اللہ نے فضل کیا۔ بھائی جان کی شادی ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی عطا کی۔ پہلے والا رشتہ نہ ہونے میں کیا حکمت تھی۔اس کا راز بہت بعد میں کھلا۔ جب اس کی شادی ان کی والدہ کی وفات کے بعد کر دی گئی۔مگر اس کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔جبکہ ہمارے بھائی جان کو بچوں کا بہت شوق تھا۔

جب بھائی جان کا نکاح ہونا تھا۔ بھائی جان نے ہمیں کہا کہ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں جا کے عرض کرو۔کہ میری خواہش ہے کہ میرے نکاح کا اعلان آپ فرمائیں۔ہم نے جا کے بھائی جان کا پیغام دے دیا۔ حضرت میاں صاحب چند لمحے خاموش رہے۔جیسے کچھ سوچ رہے ہوں۔پھر فرمانے لگے کہ خلیل سے کہنا کہ اس کا نکاح میں ضرور پڑھا دیتا۔ مگر میں بڑی مشکل میں پڑ جاؤں گا۔میرے پاس نکاح پڑھوانے والوں کی لائن لگی رہے گی میں کس کو انکار کروں گا اور کس کے نکاح کا اعلان کروں گا۔خلیل سے کہو کہ مجھے اس مشکل میں نہ ڈالے۔میں اس کے لئے بہت دعا کروں گا۔بعد میں آپ نے بھائی جان کی اس طرح دلجوئی فرمائی کہ بھائی جان کی دعوت ولیمہ میں تشریف لائے۔حالانکہ جلسہ سالانہ کے فوراً بعد شادی تھی اور سب جانتے ہیں کہ جلسے کی وجہ سے آپ کتنے مصروف ہوتے تھے شادی کے بعد حضرت میاں صاحب نے بھائی جان، بھابھی جان سمیت ہم سب کو ملاقات کے لئے وقت دیا۔ بہت خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔اپنی شفقت اور دعاؤں سے نوازا۔

حضرت میاں صاحب کی نوازشیں آپ کی شفقتیں کہاں تک بیان کروں۔آپ کے لئے جو احترام اور محبت کے جذبات پاتی ہوں۔احاطہ تحریر میں لانے سے قاصر ہوں۔یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور بہت سے پیارے بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل مجھے بہت نوازا ہے۔ میں تو اس کی بے حد کمزور اور عاجز بندی ہوں۔مگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں تلے دبی ہوئی ہوں نہ میری زبان میں اور نہ ہی میرے جسم و جان میں اتنی طاقت ہے کہ اس کا شکر ادا کرسکوں۔ اب تو ایک ہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرا انجام بخیر کرے اور آخرت میں بھی آپ کے قدموں میں جگہ دے جو اللہ تعالیٰ کے بھی پیارے ہیں اور مجھے بھی بے حد پیارے تھے۔آمین

حضرت عبداللہ بن رواحہ بن عمروؓ

انصار کے ان نقیبوں میں شامل تھے جو عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر مقرر ہوئے۔سوائے فتح مکہ کے تمام غزوات میں شریک رہے تھے۔غزوہ موتہ میں 8ھ میں شہادت پائی۔آپؓ مدینے کے امراء اور شعراء میں سے تھے۔

ہمارا امام

دعا ہی دعا ہے ہمارا امام
خدا کی عطا ہے ہمارا امام
اندھیروں بھرے اس عجب دہر میں
وفا کا دیا ہے ہمارا امام
یہ فیضانِ رب ہے اسے مان لو
کہ معجز نما ہے ہمارا امام
اسی کا ہے پیغام راحت مدام
مقدس صدا ہے ہمارا امام
محبت کا دَم ان کا بھرتے ہیں ہم
دلوں کی نِدا ہے ہمارا امام
جسے چُھو کے ہم کو ملے زندگی
وہ دستِ شفا ہے ہمارا امام
سدا اس کی مجھ پہ ہو نظرِ کرم
دُرِ بے بہا ہے ہمارا امام
کروں ان کی تعریف اعظم مَیں کیا
بہت خوش ادا ہے ہمارا امام

اعظم نوید

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 91527 میں طیبہ نور

بنت محمد اکرم قوم دیو جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلور ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ انور۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 انور احمد ولد محمد اکرم

مسل نمبر 91528 میں مبارکہ بیگم

زوجہ افضل احمد قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے مالیتی -/80000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبارکہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین وصیت نمبر 27282۔ گواہ شد نمبر 2 منصور علی وصیت نمبر 55492

مسل نمبر 91529 میں ماہم سعید

بنت راجہ سعید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-9-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماہم سعید۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ حماد سعید وصیت نمبر 59145۔ گواہ شد نمبر 2 راجہ سعید احمد وصیت نمبر 25807

مسل نمبر 91530 میں قرۃ العین انجم

بنت رحمت اللہ انجم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حمیر ٹاؤن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-9-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قرۃ العین انجم۔ گواہ شد نمبر 1 رحمت اللہ انجم والد موصیہ وصیت نمبر 36701۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر احسن وصیت نمبر 65330

مسل نمبر 91531 میں ڈاکٹر عبدالقدیر قیوم

ولد لطیف احمد کانواں (مرحوم) قوم کانواں جٹ پیشہ ڈاکٹری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حمیر ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-9-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) غیر آباد زرعی اراضی واقع نبی سر روڈ 4 ایکڑ مالیتی اندازاً -/40000 روپے (2) ترکہ والد زرعی اراضی 11 کنال واقع گھٹیالیاں مالیتی اندازاً 8 لاکھ روپے کا شرعی حصہ (3) ترکہ والد رہائشی مکان واقع نبی سر روڈ مالیتی اندازاً 3 لاکھ روپے کا شرعی حصہ (6 بھائی 3 بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت کاروبار میڈیکل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ڈاکٹر عبدالقیوم قیوم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکبر احسن۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالقادر طاہر وصیت نمبر 47576

مسل نمبر 91532 میں چوہدری حفیظ الدین

ولد چوہدری محمد دین مجاہد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-9-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11370 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری حفیظ الدین۔ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ملک ولد فضل کریم (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 سعادت محمود وہرہ وصیت نمبر 59134

مسل نمبر 91533 میں محمد احمد

ولد غلام یٰسین (مرحوم) قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) فلیٹ واقع شکیل گارڈن کراچی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد بھٹی وصیت نمبر 24100۔ گواہ شد نمبر 2 سید مجاہد توحید بلخی وصیت نمبر 39456

مسل نمبر 91534 میں حفیظ الرحمٰن

ولد ملک محمد دین قوم وینس پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسٹیل ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 8 مرلہ پلاٹ واقع کبیر والا مالیتی اندازاً 4 لاکھ روپے کا 1/2 حصہ (2) ترکہ والد ساڑھے چار مرلہ پلاٹ (قابل تقسیم) کا شرعی حصہ (4 بھائی بہنیں حصہ دار ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/27000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حفیظ الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 مرزا مبشر تنویر طاہر وصیت نمبر 31767۔ گواہ شد نمبر 2 فیروز احمد طارق وصیت نمبر 20843

مسل نمبر 91535 میں قمر النساء

زوجہ حفیظ الرحمٰن قوم وینس پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسٹیل ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 8 مرلہ پلاٹ واقع کبیر والا مالیتی -/400000 روپے کا 1/2 حصہ (2) طلائی زیور 10 تولے مالیتی -/220000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قمر النساء۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 فیروز احمد طارق وصیت نمبر 20843

مسل نمبر 91536 میں مبشر حسن

ولد چوہدری محمد حسن قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن P.E.C.H.S کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 07-06-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دو عدد دکانیں واقع گلشن اقبال کراچی مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4250 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور بطور کرایہ مبلغ -/6000 ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر حسن۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ مزمل احمد جمالی وصیت نمبر 43332۔ گواہ شد نمبر 2 آفتاب احمد وصیت نمبر 31867

مسل نمبر 91537 میں حبۃ العلیم

زوجہ محمد ارشد خواجہ قوم اخوندزادہ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن P.E.C.H.S کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ بصورت سرٹیفیکیٹ مالیتی -/180000 روپے (2) طلائی زیور 19 تولے مالیتی -/216000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حبۃ العلیم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد خواجہ وصیت نمبر 35828۔ گواہ شد نمبر 2 کیپٹن بشارت احمد رانا وصیت نمبر 25008

مسل نمبر 91538 میں صغیر احمد

ولد محمد عبداللہ پیرکوٹی قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہر آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ترکہ والد مکان 10 مرلہ واقع دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی 10 لاکھ روپے (2) ترکہ والد پلاٹ ایک کنال واقع دارالفتوح شرقی ربوہ مالیتی 16 لاکھ روپے (والدہ 4 بھائی 5 بہنیں حصہ دار ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صغیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد شعیب نوید وصیت نمبر 34895 گواہ شد نمبر 2 کامران ریاض وصیت نمبر 30286

مسل نمبر 91539 میں محمد غفران

ولد عبدالشکور قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4650 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد غفران۔ گواہ شد نمبر 1 میاں اعجاز احمد طاہر وصیت نمبر 52778۔ گواہ شد نمبر 2 محمد حسین ولد حسن محمد

مسل نمبر 91540 میں طاہر احمد طارق

ولد منیر الدین طارق قوم راجپوت منہاس پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوستان کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔طاہر احمد طارق۔گواہ شد نمبر1 محمد الدین ولد جان محمد۔گواہ شد نمبر2 منیر الدین طارق والد موصی

مسل نمبر 91541 میں لئیق احمد

ولد شفیق احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔لئیق احمد۔گواہ شد نمبر1 شفیق احمد والد موصی۔گواہ شد نمبر2 انیس احمد ولد شفیق احمد

مسل نمبر 91542 میں ادریس احمد

ولد منیر احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانمیر کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ادریس احمد۔گواہ شد نمبر1 منیر احمد والد موصی۔گواہ شد نمبر2 نفیس احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر 91543 میں نفیس احمد

ولد منیر احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میاں میر کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نفیس احمد۔گواہ شد نمبر1 منیر احمد والد موصی گواہ شد نمبر2 ادریس احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر 91544 میں نوید الرحمٰن

ولد حفاظت الرحمٰن قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔نوید الرحمٰن۔گواہ شد نمبر1 حفاظت الرحمٰن والد موصی۔گواہ شد نمبر2 ناصر محمود ولد حفاظت الرحمٰن

مسل نمبر 91545 میں عطاء الرحمٰن طاہر

ولد حفاظت الرحمٰن قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عطاء الرحمٰن طاہر۔گواہ شد نمبر1 حفاظت الرحمٰن والد موصی۔گواہ شد نمبر2 ناصر محمود

مسل نمبر 91546 میں محمودہ مرزا

بنت عبدالحق قوم مرزا پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الٰہی پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) سیونگ سرٹیفیکیٹ مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔محمودہ مرزا۔ گواہ شد نمبر1 عدنان احمد ملک وصیت نمبر 27276۔گواہ شد نمبر2 شفیق احمد ولد عبدالعزیز

مسل نمبر 91547 میں نسیم اختر

بنت عبدالحق قوم مرزا پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الٰہی پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) سیونگ سرٹیفیکیٹ مالیتی -/100000 روپے(2) طلائی انگوٹھی مالیتی -/2300 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نسیم اختر۔گواہ شد نمبر1 عدنان احمد ملک وصیت نمبر 27276۔گواہ شد نمبر2 شفیق احمد ولد عبدالعزیز

مسل نمبر 91548 میں مدسم بی بی

زوجہ صمیم احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی شکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے (2) طلائی زیور 6 گرام مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدّسم بی بی۔گواہ شد نمبر1 صمیم احمد خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر2 عبدالستار ولد نتھو خان

مسل نمبر 91549 میں خضر حیات

ولد غلام حسین قوم کلیار پیشہ پنشنر عمر 74 سال بیعت......ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) نقد رقم -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔خضر حیات۔گواہ شد نمبر1 ندیم انور ولد محمد انور۔گواہ شد نمبر2 عامر حیات ولد خضر حیات

مسل نمبر 91550 میں فریدہ یاسمین

زوجہ محمد اشرف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر -/15000 روپے(2) طلائی زیور ڈیڑھ تولہ مالیتی اندازاً -/35000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔فریدہ یاسمین۔ گواہ شد نمبر1 ندیم انور۔گواہ شد نمبر2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 91551 میں سعدیہ اعجاز

زوجہ سجاد احمد قوم راجپوت پیشہ خان داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر -/15000 روپے(2) طلائی زیور 3 تولہ مالیتی اندازاً -/75000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔سعدیہ اعجاز۔ گواہ شد نمبر1 ندیم انور ولد چوہدری محمد انور۔گواہ شد نمبر2 محمد انور قریشی ولد حفیظ احمد

مسل نمبر 91552 میں گلزار احمد

ولد فتح محمد قوم جٹ باٹھ پیشہ خادم بیت عمر 75 سال بیعت 1994ء ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔گلزار احمد۔گواہ شد نمبر1 ندیم انور ولد چوہدری محمد انور۔گواہ شد نمبر2 اظہر حیات ولد خضر حیات

مسل نمبر 91553 میں بشریٰ ارشاد

زوجہ ارشاد احمد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-10-0 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بشریٰ ارشاد۔گواہ شد نمبر1 ندیم انور ولد چوہدری محمد انور۔گواہ شد نمبر2 محمد انور قریشی ولد حفیظ احمد

مسل نمبر 91554 میں بدر منیر

ولد عبدالمجید قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت 1980ء ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔بدر منیر۔گواہ شد نمبر1 ندیم انور ولد چوہدری محمد انور۔گواہ شد نمبر2 عمیر منیر ولد بدر منیر

مسل نمبر 91555 میں روزینہ بدر

زوجہ بدر منیر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر -/15000 روپے(2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/40000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روزینہ بدر۔ گواہ شد نمبر1 ندیم انور۔گواہ شد نمبر2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 91556 میں نسیم راحت

بیوہ مظہر اقبال (مرحوم) قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت

1991ء ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر-/4500 روپے (2) طلائی زیور 3 تولے اندازاً مالیتی-/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسیم راحت۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 91557 میں حبیب الرحمٰن

ولد عبدالرحمٰن قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) موٹر سائیکل مالیتی-/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حبیب الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 آصف محمود کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 2 محمد سعید اختر

مسل نمبر 91558 میں مبارکہ حبیب

زوجہ حبیب الرحمٰن قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً-/22000 روپے (2) حق مہر اداشدہ-/4000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبارکہ حبیب۔ گواہ شد نمبر 1 آصف محمود کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 2 محمد سعید اختر

مسل نمبر 91559 میں راجہ حامد احمد

ولد راجہ عبدالماجد خاں قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 203/R.B مانانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راجہ حامد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم محمود احمد معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ایاز محمود ولد محمود انور (مرحوم)

مسل نمبر 91560 میں نسیم اختر

زوجہ اعظم علی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ بصورت طلائی زیور 5 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/11700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نسیم اختر۔ گواہ شد نمبر 1 نعمت اللہ منگلا معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 قمر الدین ولد حافظ خدا بخش

مسل نمبر 91561 میں طلحہٰ سعید

ولد سعید عالم قوم تنولی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد مردان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-11-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طلحہٰ سعید۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد قریشی وصیت نمبر 30843۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد وصیت نمبر 38845

مسل نمبر 91562 میں عدنان اللہ

ولد محمد نصر اللہ (مرحوم) قوم گجر پیشہ دکانداری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماجرا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/4600 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدنان اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد ولد عبداللہ خاں۔ گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلفام ولد محمد نصر اللہ (مرحوم)

مسل نمبر 91563 میں سفینہ منور

بنت منور احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماجرا ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سفینہ منور۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد یونس معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 سید حنیف احمد قمر مربی سلسلہ

مسل نمبر 91564 میں ثوبیہ یونس

زوجہ راجہ محمد یونس قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیونا ماجرا ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/48000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثوبیہ یونس۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد یونس خاوند موصیہ وصیت نمبر 33733۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 91565 میں نسرین اختر

بیوہ مبشر احمد (مرحوم) قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماجرا ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ترکہ خاوند زمین برقبہ اڑھائی ایکڑ کا 1/6 شرعی حصہ (2) مکان برقبہ 6 مرلہ مالیتی 5 لاکھ روپے کا 1/6 حصہ (3) طلائی زیور 8 ماشہ مالیتی-/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5000 روپے ماہوار بصورت...... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ-/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسرین اختر گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد یونس کشمیری معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف ولد محمد علی

مسل نمبر 91566 میں نوید احمد

ولد عنایت اللہ قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اچھر کے شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) دو کنال دربُر داراضی واقع شادیوال۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2200 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد ولد منور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 طارق غنی بھٹی معلم سلسلہ وصیت نمبر 35591

مسل نمبر 91567 میں ناصر نعمان احمد بھٹی

ولد غفور احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشتر آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر نعمان احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف احمد ولد لیاقت علی۔ گواہ شد نمبر 2 عمران احمد ولد نصیر احمد

مسل نمبر 91568 میں محمد بلال

ولد نذیر احمد (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشتر آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد بلال۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف احمد ولد لیاقت علی۔ گواہ شد نمبر 2 غفور احمد بھٹی ولد چوہدری بدر دین

مسل نمبر 91569 میں عمران احمد

ولد نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشتر آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر نعمان احمد بھٹی ولد غفور احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد بلال ولد نذیر احمد

مسل نمبر 91570 میں ارشد علی

ولد عبدالغفور قوم مغل پیشہ مزدوری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 6 مرلہ جگہ مالیتی -/300000 روپے واقع داتا زید کا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ارشد علی۔ گواہ شد نمبر 1 مقدس اقبال وصیت نمبر 70674۔ گواہ شد نمبر 2 دلاور بٹ

مسل نمبر 91571 میں ایاز احمد

ولد ذوالفقار احمد قوم مغل پیشہ مزدوری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ایاز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مقدس اقبال گواہ شد نمبر 2 ارشد علی

مسل نمبر 91572 میں اسفند طارق

ولد طارق یعقوب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسفند طارق۔ گواہ شد نمبر 1 مقدس اقبال وصیت نمبر 70674۔ گواہ شد نمبر 2 دلاور بٹ

مسل نمبر 91573 میں ملک فیض الرحیم

ولد ملک فضل عمر قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بورے والا ضلع وھاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک فیض الرحیم۔ گواہ شد نمبر 1 طیب اقبال قمر ولد محمد اقبال عابد۔ گواہ شد نمبر 2 شیخ مظفر احمد نجمی ولد محمد سلطان (مرحوم)

مسل نمبر 91574 میں محمد حیات

ولد محمد یعقوب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 646 گ۔ ٹھٹھہ کالو ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 5 کنال زرعی اراضی مالیتی اندازاً -/100000 روپے (2) 5 مرلہ رہائشی مکان مالیتی اندازاً -/50000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8400 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد حیات۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر ولد محمد نوشیر۔ گواہ شد نمبر 2 محمد صدیق ولد سید محمد

مسل نمبر 91575 میں عائشہ صدیقہ

بنت نصیر احمد ناصر بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الیمن غربی سعادت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ صدیقہ۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد وصیت نمبر 22869۔ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد دلاور ولد سلیم الدین احمد

مسل نمبر 91576 میں ثریا مختار

بیوہ مختار احمد (مرحوم) قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 8 تولے (2) حق مہر -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثریا مختار۔ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199۔ گواہ شد نمبر 2 عدیل احمد ولد مختار احمد (مرحوم)

مسل نمبر 91577 میں عدیل احمد

ولد مختار احمد (مرحوم) قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 رفیع احمد ولد شفیع

مسل نمبر 91578 میں رضیہ سلطانہ

بیوہ اورنگ زیب (مرحوم) قوم چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ڈیڑھ تولہ (2) حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضیہ سلطانہ۔ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ولد حمید اللہ

مسل نمبر 91579 میں نعمان احمد

ولد غلام قادر قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 غلام قادر ولد احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ

مسل نمبر 91580 میں شفیقہ متین

زوجہ فاروق احمد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھاروال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 7 تولے بشمول حق مہر اداشدہ بصورت زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شفیقہ متین۔ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 فاروق احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 91581 میں عطیہ اعجاز

ولد اعجاز احمد قوم راجپوت چوہان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیہ اعجاز۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 یعقوب احمد طاہر ولد محمد شریف

مسل نمبر 91582 میں نصیر احمد

ولد ناصر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) اڑھائی مرلہ مکان واقع فیکٹری ایریا ربوہ اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نصیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبد المطعی شاہد وصیت نمبر 43581۔ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود (مرحوم)

مسل نمبر 91583 میں مریم نثار

زوجہ نثار احمد شہزاد قوم ملک ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-7-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور تولے مالیتی -/60000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم نثار۔ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 منشاد احمد منیر

مسل نمبر 91584 میں عامرہ داؤد

زوجہ داؤد احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-7-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عامرہ داؤد۔ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد بھٹی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 منشاد احمد نیر

مسل نمبر 91585 میں خرم منیب

ولد محمد احمد شاد قوم گل جٹ پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-6-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خرم منیب۔ گواہ شد نمبر 1 منشاد احمد نیر۔ گواہ شد نمبر 2 اشرف شفیع ولد چوہدری محمد شفیع

مسل نمبر 91586 میں سارہ احمد ملک

بنت ملک نور الدین قوم ککے زئی پیشہ فیصل ٹاؤن لاہور عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔سارہ احمد ملک ۔ گواہ شد نمبر 1 ملک نورالدین والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ولد محمد امین

مسل نمبر 91587 میں عمیرا احمد ملک

بنت ملک نورالدین قوم ککےزئی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 22-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ عمیرہ احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 1 ملک نورالدین والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ولد محمد امین

مسل نمبر 91588 میں رخسانہ رابعہ

بنت اکرام اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رخسانہ رابعہ۔ گواہ شد نمبر 1 طارق احمد جاوید ولد چوہدری سراج دین۔ گواہ شد نمبر 2 کاشف محمود ولد مبارک احمد

مسل نمبر 91589 میں سعیدہ طاہر

زوجہ طاہر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلاب شاہ کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی اندازاً -/10000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/26000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سعیدہ طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عدنان ودود ولد کرنل عبدالودود خان۔ گواہ شد نمبر 2 فیاض احمد ولد سیف الرحمٰن

مسل نمبر 91590 میں سدرہ اعجاز

بنت اعجاز احمد سلہری قوم راجپوت سلہری پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی چین اندازاً مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سدرہ اعجاز۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد سلہری والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 ایاز احمد منصور وصیت نمبر 51567

مسل نمبر 91591 میں آمنہ نثار

بنت مبشر احمد نثار قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہین کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 26-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آمنہ نثار۔ گواہ شد نمبر 1 کرنل عبدالودود خان وصیت نمبر 48009۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عدنان ودود

مسل نمبر 91592 میں ثمرہ نثار

بنت مبشر احمد نثار قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہین کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 26-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمرہ نثار۔ گواہ شد نمبر 1 کرنل عبدالودود خان۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عدنان ودود

مسل نمبر 91593 میں سفیر احمد خان

ولد چوہدری نصیر احمد خان (مرحوم) قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں شہر ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سفیر احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن ولد شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر ناصر ولد یحییٰ پرویز

مسل نمبر 91594 میں عبدالوحید

ولد عبدالرشید قوم گجر پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالوحید۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن ولد شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر محمود ولد عزیز احمد

مسل نمبر 91595 میں امتیاز احمد

ولد مشتاق احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ جواد احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 91596 میں صباء اسلام

بنت عبدالسلام قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صباء اسلام۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر ناصر ولد یحییٰ پرویز

مسل نمبر 91597 میں امتہ اللطیف

بنت مقصود احمد قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) بینک بیلنس -/150000 روپے (2) طلائی زیور 20 تولے مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/17000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ اللطیف۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ جواد احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 91598 میں نداء النصر

بنت مشتاق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی لاکٹ 1 عدد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نداء النصر۔ گواہ شد نمبر 1 قدرت اللہ شاد وصیت نمبر 31104۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ناصر وصیت نمبر 21851

مسل نمبر 91599 میں عدنان بشیر گجر

ولد چوہدری بشیر احمد گجر قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدنان بشیر گجر۔ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد وصیت نمبر 34295۔ گواہ شد نمبر 2 اشفاق احمد ولد مبارک احمد

مسل نمبر 91600 میں مدیحہ رفیق

بنت رفیق احمد قوم اٹھوال پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ مدیحہ رفیق۔ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق ولد فضل قادر۔ گواہ شد نمبر 2 تصور احمد ولد احمد رفیق

مسل نمبر 91601 میں
Hawa Akwa Aforiwa

بنت Kwame Nyan قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 90 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5.20 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ Hawa Akua Aforiwa گواہ شد نمبر 1 Mustapha Bin Danquah۔ گواہ شد نمبر 2 Mohammed Essako

مسل نمبر 91602 میں Hunnah Ampiah

بنت Uthman Ampiah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10

حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hannah Ampiah گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91603 میں

Haleema Menssima

بنت Kwame Secky قوم ...... پیشہ تجارت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Haleema Menssima گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91604 میں

Hajirah Abena Mensimah

بنت Ishaque Kwame Gyan قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hajirah Abena Mensimah گواہ شد نمبر 1 Malik Quanioo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91605 میں

Habiba Kwadaaba

بنت Kobina Gyasi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habiba Kwadaaba گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91606 میں Hawah Efua

زوجہ Kwame Yaqub قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawah Efua گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91607 میں Habiba Essel

بنت Kobina Essel قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 60 سال بیعت 1970ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habiba Essel گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91608 میں

Fatima Aba Semaba

بنت Kwabena Annan قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatimah Aba Semaba گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91609 میں

Adisa Esi Abbam

بنت Adam Kobina قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Adisa Esi Abbam گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91610 میں

Adisa Aba Uthman

زوجہ Issah Uthman قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/40 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Adisa Aba Uthman گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91611 میں Ayesha Sakwa

زوجہ Mohammad Bin Okant قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/300000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ayesha Sakwa گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91612 میں Ayesha Abata

بنت Adam Kofi Gain قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 90 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ayesha Abata گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91613 میں Ayesha Ama

زوجہ Omar Entsie قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/400000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ayesha Ama گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91614 میں

Amina Aba Ponsuwa

بنت Kwame Meweho قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amina Aba Ponsuma گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91615 میں

Hawa Ekua Koma

بنت Ayyub Kwaw Mensah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Ekua Koma گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91616 میں

Hawa Ekua Samba

زوجہ J.K Annan قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/150000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawa Ekua Samba گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91617 میں Yahaya Ibrahim

ولد Kojo Ibrahim قوم ...... پیشہ بزنس عمر 39 سال بیعت

پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 غانین کرنسیماہوار بصورت بزنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Yahaya Ibrahim۔گواہ شد نمبر1 Abdur Rahman Sanni۔گواہ شدنمبر2 Abdur Rahman Nayyar

مسل نمبر91618میں Ayyub Kwasi

ولد Kobina Onoma قوم......پیشہ فارمنگ عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/20 غانین کرنسیماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Ayyub Kwasi۔گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapah Bin Danquah

مسل نمبر91619میں
Ayesha Efua Apaawa

بنت Kasim Kwasi Entsie قوم......پیشہ فارمنگ عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Ayesha Efua Apaawah۔گواہ شدنمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91620میں Raheeda Botwe

زوجہ Shuaib Botwe قوم......پیشہ فارمنگ عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسیماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Rasheeda Botwe۔گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapah Bin Danquah

مسل نمبر91621میں
Ruqayya Ackom

زوجہ Ahmad Darby قوم پیشہ ٹریڈنگ عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)حق مہر بذمہ خاوند-/400000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ruqayya Ackom۔گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91622میں
Ruqayya Mustapha

زوجہ Mustapha Nkrumah قوم......پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت 1987ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ-/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ruqayya Nkrumah۔گواہ شدنمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91623میں
Sarah Abena Mansa

بنت Ibrahim Kojo Arkoh قوم......پیشہ خانہ داری عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Sarah Mansa۔گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91624میں Sakina Esi

بنت Abdullah Kwame Essel قوم......پیشہ فارمنگ عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Sakina Esi۔گواہ شدنمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91625میں Adisah Yaqub

زوجہ Uthman Gyasi قوم......پیشہ فارمنگ عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-08-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند-/8000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ-/8 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ Adisa Yaqub۔گواہ شدنمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91626میں Adisa Abdullah

زوجہ Abdullah Kwame قوم......پیشہ......عمر31 سال بیعت 2003ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)حق مہر بذمہ خاوند-/550000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسیماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Adisa Abdullah۔گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91627میں
Adisa Amoasiwa

زوجہ Adam Odoom قوم......پیشہ فارمنگ عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند-/200000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ-/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ Adisa Amoasiwa۔گواہ شدنمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapa Bin Danquah

مسل نمبر91628میں Fatimah Esi

بنت Kojo Payin قوم......پیشہ ٹریڈنگ عمر75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Fatimah Esi۔گواہ شدنمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91629میں Fatimah Yamyie

بنت Kwamena Aidoo قوم......پیشہ فارمنگ عمر75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Fatimah Yamyie۔گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo۔گواہ شدنمبر2 Mustapah Bin Danquah

مسل نمبر91630میں
Haleema Quansah

زوجہ Samnel Asmah قوم......پیشہ ٹریڈنگ عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)حق مہر بذمہ خاوند -/150000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ-/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Haleema Quansah۔گواہ شد نمبر1 Adam Kofi Saeed۔گواہ شدنمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر91631میں Esi Habeeba

زوجہ Ahmed Okyer قوم......پیشہ فارمنگ عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند-/200000 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ-/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی

1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habeeba Esi ۔ گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91632 میں Habeeba Ketuwa

ولد Kobina Yahyah قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habeeba Ketuwa ۔ گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91633 میں

Hassanah Abena Ata

ولد Ibrahim Obosu قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hassanah Abena Ata ۔ گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91634 میں

Abena Adisa Nkrumah

زوجہ Adam Kawaku Odoom قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت 1977ء ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-10-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Abena Adisa ۔ گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91635 میں Efua Aesha

بنت Abass Kow Entsie قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Efua Ayesha ۔ گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91636 میں Abena Adeesa

زوجہ Adam Acquah قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Abena Adeesa ۔ گواہ شد نمبر1 Malik Quainoo ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91637 میں

Hassana Bint Muhammad

زوجہ Joseph Obosu قوم...... پیشہ ہیئر ڈریسر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت ہیئر ڈریسر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hassana Bint Mohammad ۔ گواہ شد نمبر1 Adam Saeed ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91638 میں

Kofi Adam Bin Ibrahim

ولد Kojo Ibrahim قوم...... پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت 1960ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/90 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kofi Adam Bin Ibrahim ۔ گواہ شد نمبر1 Abdur Rahman Nayyar ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91639 میں

Adisa Esi Ninson

زوجہ Muhammad Awotwe قوم...... پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Adisa Esi Ninson ۔ گواہ شد نمبر1 Adam Saeed ۔ گواہ شد نمبر2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 91640 میں

Ayesha Abena

بنت Musah Kwaku Baah قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ayesha Abena ۔ گواہ شد نمبر1 Mustapha Bin Danquah ۔ گواہ شد نمبر2 Sadick Dawood Adjei

مسل نمبر 91641 میں

Fatimah Baafowaa

زوجہ Kofi Kakra قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/7 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatimah Baafowa ۔ گواہ شد نمبر1 Mustapha Bin Danqauh ۔ گواہ شد نمبر2 Sadick Dawood Adjie

مسل نمبر 91642 میں

Fatimah Sanko

زوجہ Saeed Bayaako قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/5 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatimah Sankoh ۔ گواہ شد نمبر1 Mustapha Bin Danquah ۔ گواہ شد نمبر2 Sadick Dawood Adjei

مسل نمبر 91643 میں Hajirah Tawiah

بنت Muhammad Kobina Odoom قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hajirah Tawiah ۔ گواہ شد نمبر1 Mustapha Bin Danquah ۔ گواہ شد نمبر2 Sadick Dawood Adjei

مسل نمبر 91644 میں

Adisa Esi Nsarkoa

زوجہ Ishaque K.Brebia قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/400000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Adisa Esi Nsarkoa ۔ گواہ شد نمبر1 Abdul Rahman Entsie ۔ گواہ شد نمبر2 Mohammed Essako

مسل نمبر 91645 میں

Amina Efua Mansa

بنت Ahmed Kobina قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5.20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amina Efua Mansa ۔ گواہ شد نمبر1 Abdul Rahman Entsie ۔ گواہ شد نمبر2 Mohammad Essako

ربوہ کے محلہ جات میں خلافت جوبلی پروگرام

نصیر آباد عزیز

24 مئی 2008ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے تقریر کی۔ حاضرین کی خدمت میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ 120 افراد نے شرکت کی۔

25 تا 27 مئی نماز تہجد باجماعت کا انتظام کیا گیا اور فجر کے بعد خلافت کی اہمیت و برکات پر درس دیئے گئے۔

28 مئی کو تمام گھروں میں چراغاں کیا گیا۔

28 مئی کو لجنہ اماء اللہ نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ 170 لجنات نے شرکت کی۔

31 مئی کو محلہ کے تمام گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ (سیکرٹری اصلاح وارشاد محلہ)

کوارٹرز تحریک جدید

مورخہ 28 مئی 2008ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا جمیل الرحمن رفیق صاحب نے اختلافات سلسلہ احمدیہ کے صحیح تاریخی حالات کے موضوع پر تقریر کی۔ 117 افراد نے شرکت کی۔ انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ (صدر محلہ)

دارالصدر جنوبی

25 تا 27 مئی 2008ء کو نماز تہجد ادا کی گئی۔

27 مئی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے لئے بیت بلال میں انتظام موجود تھا۔ 70 افر نے وہاں خطاب سنا بعد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

28 مئی کو محلہ کے ہر گھر میں دیئے جلا کر چراغاں کیا گیا اور رات کا کھانا محلہ کے تمام گھروں میں تقسیم کیا گیا۔

مورخہ 30 مئی کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نجیب احمد صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر اور مہمان خصوصی نے صدارتی خطاب کیا۔ 93 افراد نے شرکت کی۔ (صدر محلہ)

طاہر آباد غربی

22 اپریل تا 31 مئی 2008ء ذیلی تنظیموں میں ورزشی وعلمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

27 مئی کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ فجر کے بعد درس ہوا۔

28 مئی کو تمام گھروں پر دیئے جلا کر چراغاں کیا گیا۔

31 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے اور بعد میں نصائح کیں۔ اس دن محلہ کے تمام گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ (صدر محلہ)

دارالعلوم شرقی برکت

27 مئی 2008ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے لئے بیت الذکر میں انتظام کیا گیا۔ بیت الذکر کو خوب سجایا گیا تھا۔ حاضرین کو مشروبات دیئے گئے اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

28 مئی کو محلہ کے تمام گھروں اور بیت الذکر پر دیئے روشن کر کے چراغاں کیا گیا۔

محلہ کے تمام گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ (صدر محلہ)

دارالیمن غربی شکر

28 مئی 2008ء کو محلہ کے تمام گھروں پر چراغاں کیا گیا۔

30 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا تلاوت ونظم کے بعد محترم محمد الدین ناز صاحب نے تقریر کی۔

محلہ کے تمام گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ (صدر محلہ)

ڈاور

27 مئی 2008ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا گیا۔

28 مئی کو تمام گھروں پر چراغاں کیا گیا۔ دیئے روشن کئے گئے۔

29 مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم طاہر احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے تقریر کی۔

30 مئی کو تمام گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ (صدر محلہ)

☆.....☆.....☆

آپ کے خون کا ہر حصہ کسی کے کام آسکتا ہے

اطلاعات واعلانات

نوٹ اعلانات صدر اور امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی انچارج سائوتھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے کامران احمد واقف نو نے 5 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے مورخہ 19 نومبر 2008ء کو جماعت سائوتھ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا گیا۔ موصوف مکرم مرزا محمد رشید صاحب مرحوم سمن آباد لاہور کا پوتا اور مکرم محمد رمضان صاحب سابق قائد وزعیم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔

اسی روز 25 لوکل افراد نے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا شروع کیا۔ جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور اپنی زندگی میں عملی طور پر ڈھالنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم ارشد خاں بھٹی صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم کاشف سہیل عامر صاحب اور بہو مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ مقیم لندن کو 15 ستمبر 2008ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود کا نام سکندر احمد مسرور تجویز ہوا ہے۔

اسی طرح میری بیٹی مکرمہ آصفہ مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد طاہر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 ستمبر 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ جس کا نام عائشہ صدیقہ تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم حاجی اللہ رکھا صاحب آف ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کی پوتی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ہومیو ڈاکٹر چوہدری محمد حامد صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاری احمد علی صادق صاحب رانجھا ایک ماہ قبل گر گئیں دو جگہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی تھی ٹانگ کا آپریشن ہوا۔ آپریشن کے ایک ہفتہ بعد گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور اب انڈس ہسپتال کراچی کے آئی سی یو میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو معجزانہ رنگ میں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مصنف اور نقاد۔ باری علیگ

باری علیگ اردو کے ایک مشہور مصنف، نقاد اور مؤرخ تھے۔ وہ 1906ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام غلام باری علیگ تھا۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجوایشن کرنے کے بعد انہوں نے صحافت کو پیشہ بنایا اور مختلف اخبارات سے جن میں زمیندار، احسان، شہباز اور ہمارا پنجاب کے نام قابل ذکر ہیں۔ وابستہ رہے۔

باری علیگ نے مارکسی فلسفے پر بہت سے کتابچے لکھے۔ جن میں کارل مارکس، لینن، تاریخ کیا ہے اور اسی نوع کے دوسرے کتابچے شامل ہیں۔ تاہم ان کی کتاب ''کمپنی کی حکومت'' نے بہت شہرت اور مقبولیت حاصل کی۔ اس کتاب پر برطانوی حکومت نے پابندی بھی عائد کر دی تھی۔

باری علیگ نے جسٹس سید امیر علی کی مشہور کتاب History of the Saracens کا اردو ترجمہ تاریخ اسلام کے نام سے کیا۔ اس کے علاوہ ایک عالمی تاریخ بھی تحریر کی جس کا نام اجتماعیات عالم تھا۔

باری علیگ نے 11 دسمبر 1949ء کو لاہور میں وفات پائی۔

مکرم محمد طارق محمود صاحب

تقریب تقسیم انعامات

(دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ)

دارالعلوم شرقی مسرور کے شعبہ تعلیم کے زیر انتظام محلہ کے طلباء میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے دو معیاروں میں انعامات کا اعلان کیا گیا تھا۔ پہلی تقریب مورخہ 18 ستمبر 2008ء کو خاکسار صدر محلہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں ساتویں کلاس کے اوپر کے طلبہ کو انعامات دیئے گئے۔

اسی طرح ساتویں سے چھوٹی کلاسز کے لئے تقریب تقسیم انعامات 2 نومبر 2008ء کو مکرم سید جلید احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

آئندہ بھی انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ نیز ربوہ کے تمام سٹوڈنٹس میں سے جو بھی کسی بھی تعلیمی ادارے سے 90% نمبر حاصل کرے گا وہ یہ انعام حاصل کرنے کا مجاز ہوگا۔

داخلہ پریپ کلاس

(مریم صدیقہ ہائی سکول)

مریم صدیقہ ہائی سکول انگلش میڈیم میں جماعت پریپ کے صرف ایک سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ مورخہ 7 فروری 2009ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم اور مزید معلومات کے لئے سکول سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اوقات 9 تا 11 بجے صبح

(پرنسپل مریم صدیقہ ہائی سکول انگلش میڈیم ربوہ)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

آسٹریلیا میں 65 کروڑ سال قدیم چٹان دریافت

جنوبی آسٹریلیا میں 65 کروڑ سال قدیم زیر آب مونگے کی چٹان کی دریافت ہوئی جو کرۂ ارض کے ماحولیات کی تبدیلی کی تاریخ کو بے نقاب کر سکتی ہے۔ یہ دیوقامت مونگے کی چٹان عظیم سرحدی مونگے کی چٹان سے 10 گنا بلند ہے۔ ماہرین حیاتیات کا خیال ہے کہ اس چٹان میں ابتدائی دور کے جانوروں کی حیات کے شواہد موجود ہیں۔

پرندوں نے مقامی آبادی کو پریشان کر دیا

اٹلی میں ہزاروں کی تعداد میں آنے والے پرندوں نے مقامی آبادی کو پریشان کر رکھا ہے۔ دارالحکومت روم میں ہر سال موسم سرما میں ہزاروں کی تعداد میں پرندے آتے ہیں۔ ان پرندوں کو بھگانے کیلئے شہری انتظامیہ نے تربیت یافتہ افراد کی مدد طلب کر لی ہے۔

خون میں سفید خلیوں کی زیادتی موٹاپے کا باعث

جدید طبی تحقیق کے مطابق موٹاپا انسانی خون پر منفی اثرات مرتب کر کے خون کی ہیئت کو تبدیل کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ امریکی ماہرین کی ٹیم نے خون میں سفید خلیوں کی زیادتی کو موٹاپے کا باعث قرار دیا ہے۔ یاد رہے وائٹ بلڈ سیل انفیکشن اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت فراہم کرتے ہیں مگر ان کی خون میں زیادتی جسم میں سوزش کی علامت ہوتی ہے جس سے عارضہ قلب لاحق ہو سکتا ہے۔ اس تحقیق کو مرتب کرنے کے لئے طبی ماہرین نے 452 صحت مند افراد کے خون کا تجزیہ کیا۔

انسان کا بڑھا ہوا پیٹ اچانک موت کا سبب

جدید طبی تحقیق کے مطابق پیٹ اور کمر پر فالتو چربی اور بڑھا ہوا پیٹ انسان کو اچانک موت کے خطرات سے دوچار کر سکتا ہے۔ جسم کے درمیانی حصے کی چربی جسم کے دیگر حصوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ نیو انگلینڈ جرنل میں شائع ہونے والی اس تحقیق کو مرتب کرنے کے لئے 3 لاکھ 60 ہزار افراد کی کمر اور پیٹ کا سائز دیکھ کر ان کی حالت زار کا مطالعہ کیا گیا جس میں 51 سال کے لوگوں کا تجزیہ کیا گیا۔ اس تحقیقی رپورٹ میں کمر کے سائز کے بڑھنے اور گھٹنے کو ایک اہم انڈیکیٹر قرار دیا گیا ہے۔

دل کے مریضوں کی ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں

طبی ماہرین کے مطابق دل کے مریضوں کی ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور وہ دل کے خطرات کے ساتھ ساتھ ہڈیاں ٹوٹنے کے خطرے سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ اگر مریض ہلکی پھلکی ورزش کرتے رہیں تو ہڈیوں کی مضبوطی ممکن ہے۔ ہسپتالوں میں کمر اور دیگر ہڈیوں کے ٹوٹنے والے لوگ دل کے مرض میں مبتلا پائے گئے۔ دل کا خون کو پمپ کرنے کے عمل اور ہڈیوں کی کمزوری میں تعلق پایا گیا۔

ڈرائیونگ کے دوران گاڑی کے اطراف دیکھنے والا سسٹم

اب سائنسدانوں نے ایک ایسا سسٹم تیار کیا ہے جس کی مدد سے ڈرائیور گاڑی میں بیٹھ کر اس کے 360 ڈگری کے زاویہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس ڈیوائس کو فوجیتسا لیبارٹریز نے تیار کیا ہے جو کہ گاڑی کے باہر لگے چار کیمروں کا استعمال میں لا کر گاڑی کے ڈیش بورڈ پر تھری ڈی امیج کو بنائے گا۔ یہ ڈیوائس آئندہ تین سالوں میں دستیاب ہوگی اور اس کی قیمت 500 پاؤنڈ سے ایک ہزار پاؤنڈ تک ہوگی۔

(روزنامہ آجکل 25 نومبر 2008ء)

گہری اور پرسکون نیند کا ذیابیطس سے بچاؤ میں اہم کردار

گہری اور پرسکون نیند ذیابیطس کے مرض سے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیرولینسکا انسٹیٹیوٹ آف سویڈن نے درمیانی عمر کے 5 ہزار بے خوابی کے شکار لوگوں کا 10 سال تک معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ وہ بتدریج ذیابیطس کے مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں اس کی شرح زیادہ ہے۔ تحقیق کرنے والی ٹیم نے مزید کہا کہ بے خوابی اور ذیابیطس کو روکنے کیلئے وزن کم کرنے، ورزشیں کرنے اور سگریٹ نوشی چھوڑنے کے نسخے کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ اس پیچیدہ عمل کو آغاز ہی میں روکنے کے لئے ضروری ہے کہ اچھی نیند کا اہتمام کیا جائے۔

مصر میں ایک اور اہرام دریافت

قاہرہ کے ماہرین آثار قدیمہ نے قاہرہ کے جنوب میں ریت کے نیچے ایک 4300 سال پرانے اہرام کی دریافت کا اعلان کیا ہے۔ یہ اہرام قدیم قبرستانوں کے مقام پر ملا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ اہرام غالباً مصر کے چھٹے شاہی خاندان کے بانی شاہ تیتی کی والدہ ملکہ سے شیشت کا مقبرہ ہے۔ ثقافتی امور کے حکام نے کہا ہے کہ عمارت شروع میں تقریباً 14 میٹر بلند تھی۔

(روزنامہ آجکل 13 نومبر 2008ء)

بحری جہاز کوئین الزبتھ ٹو آخری سفر پر دبئی روانہ

برطانیہ کا مشہور عالم بحری جہاز کوئین الزبتھ ٹو اپنے آخری سفر پر ساؤتھ ہیمپٹن سے دبئی کیلئے روانہ ہو گیا۔ کوئین الزبتھ ٹو گزشتہ چالیس برسوں سے سمندر پر حکمرانی کر رہا تھا۔ اس دوران اس جہاز نے دو درجن سے زائد مرتبہ پوری دنیا کا سفر طے کیا۔ دبئی کی ایک کمپنی نے کوئین الزبتھ ٹو کو فائیو سٹار ہوٹل میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پروگرام کے مطابق اس عظیم الشان بحری جہاز کو کچھ تبدیلیوں کے بعد سمندر میں تیرتے ہوئے ہوٹل کی شکل میں ڈھال دیا جائے گا۔

معاشی حالات دنیا کے لئے بہت بڑا چیلنج ہیں

سٹیزن ہیومن رائٹس واچ آرگنائزیشن کے چیئرمین نے پوری دنیا میں بڑھتے ہوئے معاشی بحران پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حالات اسی طرح رہے تو مستقبل میں کروڑوں انسان بھوک سے مر جائیں گے جس کا فوری سدباب کرنے کی ضرورت ہے۔ غذائی قلت کا عفریت خوفناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اس لئے تجویز ہے کہ پوری دنیا کا معاشی کنٹرول اقوام متحدہ کے حوالے کر دیا جائے تاکہ متوقع صورتحال سے نمٹا جا سکے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 دسمبر

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/80 روپے بڑی -/320 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

پرانے پیچیدہ ضدی لاعلاج امراض
کا علاج کروایئے ریسکیھئے
047-6212694
0334-6372030
سجاد ہومیو اکیڈمی ربوہ

الفضل روم کولر، گیزر
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
فیکٹری: 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

کریس فارما پاکستان
غیوں اور حیوانات کی معیاری
مپورٹڈ ادویات کا مرکز
91-AII جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
اب آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارنٹی کی ترسیل کا آسان ذریعہ
کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussr
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

FD-10

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

STUDY IN SWEDEN
CONFIRM ADMISSIONS
FREE STUDY IN SWEDEN
GERMANY, FINLAND,
NORWAY, NO IELTS
Study Visa
BALARUS, CYPRUS
LITHUANIA, CZECH, N/ZEALAND
MALTA, CANADA, CHINA,UK
IMMIGRATION EXPERT
Capital Consultant
Tahir Mansoor Khan
03005015677, 051253665
0333671866, 0476211588
H#5/6 Darul-Sadar Shumali Anwar
www.capital-consultant.com

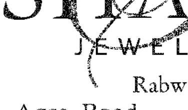
ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنئے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610 7142613 7142623
فیکس: 7142093